﴿...اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿...عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾(بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۵؍مئی ۲۰۰۱ء شمارہ ۲۱

یکم ربیع الاول ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۲۵؍ہجرت ۱۳۸۰ ہجری شمسی

کچھ زاد راہ لے لو

حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے:

”جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کیا کر اور صبح کے وقت شام کی راہ نہ دیکھا کر۔ اور صحت کے وقت اپنی بیماری کے لئے کچھ عمل کر لے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے کچھ زاد راہ لے لے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ﴾(المجادلہ:۲۲)۔(ترجمہ: خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں، اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا﴾(النور:۵۶) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں، فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی“۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ الرحیم ہے یعنی محنتوں، کوششوں اور اعمال پر ثمراتِ حسنہ مترتب کرنے والا

جو کوشش کرتا ہے اللہ ایسے شخص کی خود دستگیری فرماتا ہے

قرآن مجید کی مختلف آیات کریمہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱؍مئی ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۱؍مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفات باری تعالیٰ کے مضمون کے تسلسل میں آج بھی قرآنی آیات کی روشنی میں صفت رحیم کے مختلف پہلوؤں کو بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صفت رحیم کے بیان میں مختلف آیات قرآنی پیش کرنے سے ایک زائد فائدہ یہ ہے کہ ان آیات کی تشریح میں بہت سے زائد مسائل کا ذکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور بہت سے لوگ جن کو ان مسائل کی تفصیل کا علم نہیں ہوتا وہ اس ذکر میں مسائل کی تفصیل سے بھی آگاہ ہو جاتے ہیں۔

آج کے خطبہ میں سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی وہ آیت کریمہ پیش کی جس میں حلّت و حُرمت کا ذکر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ کا ترجمہ کر کے اس میں مذکور احکامات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے یہ اشیاء حرام قرار دی ہیں مگر انسانی جان کو خدا تعالیٰ نے اہمیت دی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر جان جانے کا خدشہ ہو اور بھوک مجبور کر دے تو ان حرام چیزوں سے صرف اتنا کھاؤ جتنا تمہاری جان بچانے کے لئے ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحیمیت ہے کہ وہ انسانی زندگی کو بچانے کے لئے مجبوری کی صورت میں ان حرام چیزوں کے استعمال کی بھی اجازت دیتا ہے۔ اسی طرح ایک

اور آیت قرآنی میں بھی اس سے ملتا جلتا مضمون ہے اور وہاں بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی زندگی بچانے کے لئے ان حرام چیزوں کے کھانے پر مجبور ہو جائے مگر وہ ان کی خواہش رکھنے والا نہ ہو اور حد سے زیادہ تجاوز کرنے والا نہ ہو تو خدا تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم میں جہاں چور اور چورنی کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ توبہ کر چکے ہوں تو پھر ہاتھ کاٹنے کی اجازت نہیں کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیت کے حوالہ سے بتایا کہ تین خداؤں کا عقیدہ بہت ہی کفریہ عقیدہ ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس سے توبہ کرے تو خدا تعالیٰ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی تثلیث کا گناہ بھی معاف ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی اللہ کے فضل سے افریقہ کے بعض علاقوں میں بکثرت عیسائیوں سے مسلمان ہو رہے ہیں اور اتنے پکے ہو گئے ہیں کہ جب غیر احمدی مسلمان انہیں دوبارہ تثلیث کی طرف جانے کو کہتے ہیں تو وہ ان کو برملا رڈ کر دیتے ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ جلسہ پر پیش کی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح مختلف آیات قرآنیہ کی تلاوت اور ترجمہ کرتے ہوئے ان کی ضروری تشریح بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ عقوبت میں بہت تیز ہے مگر وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا بھی ہے۔ اگر عقوبت میں پکڑے جانے سے پہلے پہلے انسان توبہ کر لے تو وہ رحم کا حقدار بن سکتا ہے۔

ایک آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو بچھڑے کو معبود پکڑ بیٹھے ان کو ضرور خدا کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا میں بھی ذلت ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے یہودی قوم مراد ہے۔ ان کو دنیا میں جو ذلت ملی ہے یہ لامتناہی سلسلہ ہے جو آج تک جاری ہے۔ بار بار یہ قوم دنیا پر جبراً مسلط ہوتی رہی مگر بار بار خدا نے سزا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بچھڑے کو معبود پکڑنے والوں کو بھی یہ خوشخبری دی ہے کہ ان میں سے جنہوں نے بدیاں کیں اور پھر توبہ کی اور ایمان لے آئے تو یقیناً تیرا ربّ انہیں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی طرح ایک آیت کریمہ میں ہے کہ خدا نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ میری رحمت غالب رہے گی۔ اگر یہ نوشتہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تمہیں ہر گناہ کی پاداش میں پکڑ لیا جاتا۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات اس موضوع پر پیش فرمائے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک لطیف نکتہ ہے کیونکہ اگر پردہ پوشی نہیں ہوگی تو بار بار رحم کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ بار بار رحم کرنے کے ساتھ بار بار پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ الرحیم ہے یعنی محنتوں، کوششوں اور اعمال پر ثمراتِ حسنہ مترتب کرنے والا۔ یہ صفت اس فرقہ کو رڈ کرتی ہے جو اعمال کو عبث خیال کرتے ہیں۔ جو کوشش کرتا ہے اللہ ایسے شخص کی خود دستگیری فرماتا ہے۔

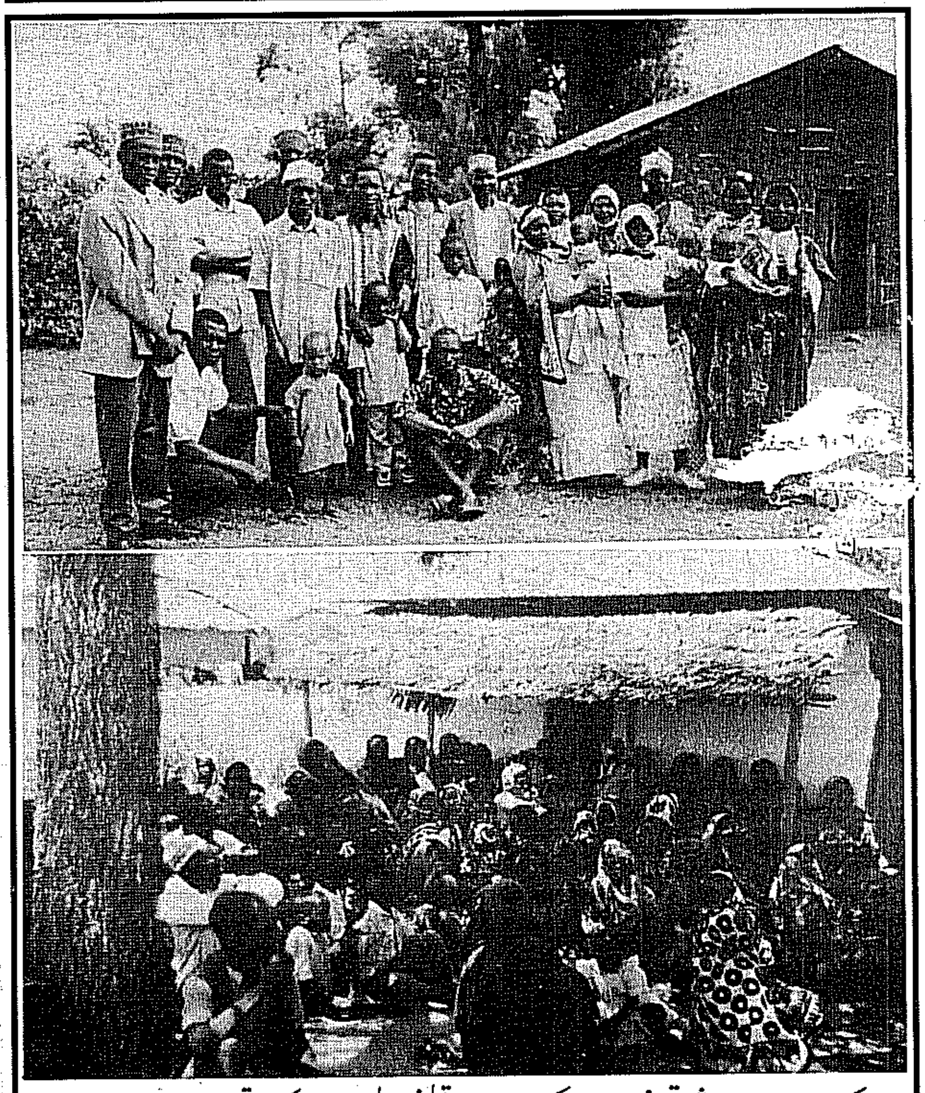

کینیا (Kenya) مشرقی افریقہ میں اکثر مقامات پر تبلیغی مجالس منعقد کی جاتی ہیں جس کے اثرات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں ہیں۔ ایسی ہی مجالس کے دو تصاویری مناظر

الوصیت

یہ ہے ذکر انیس سو پانچ کا — کہ حضرت کو رؤیا میں ظاہر ہوا
قریب آ گیا تیرا وقتِ وفات — ہے دو تین گھونٹ اور آبِ حیات
قریب آ گیا حاصلِ سال و سن — خدا کی طرف سے اُداسی کا دِن
رسالہ دسمبر میں ایک آپ نے — لکھا "الوصیت" کے عنوان سے
بیاں اس میں کیں بتمام وکمال — یہ سب اطلاعات قربِ وصال
کہا دوستوں سے یہ دے کر خبر — عزیزو! نہ غمگین ہونا مگر
ہوئے جب سے پیدا زمیں آسماں — یہی سنت اللہ ہے جاری یہاں
ہے نبیوں کا جب سے چلا سلسلہ — وہ نبیوں کی تائید کرتا رہا
ہے وہ لکھ چکا لوحِ تقدیر میں — کہ وہ اور نبی اس کے غالب رہیں
سمجھ جاؤ گے تم ذرا غور سے — وہ قدرت دکھاتا ہے دو طور سے
سو وہ اوّل اوّل نبوت کے ساتھ — دکھاتا ہے خود اپنی قدرت کا ہاتھ
مگر پھر ہے دیتا نبی کو وفات — بظاہر نظر آئیں جب مشکلات
سمجھتا ہے دشمن کہ اس شخص کی — جماعت یہ نابود ہو جائے گی
جماعت میں کمزور لوگوں پہ بھی — یہ ہوتی ہے اک ابتلا کی گھڑی
مگر پھر خدا دوسری مرتبہ — دکھاتا ہے اک قدرتِ ثانیہ
مٹاتی ہے آ کر جو باطل خیال — ہے گرتی جماعت کو لیتی سنبھال
یہ ممکن نہیں وہ عزیز و رحیم — خدا، ترک کر دے یہ سنّت قدیم
سو جو بات مَیں نے کہی آپ سے — پریشاں نہ ہوں اس سے دل آپ کے
عزیزو ضروری ہے اب دیکھنا — تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ
ہے اس میں تمہارے لئے بہتری — یہ بہتر ہے یوں کہ وہ ہے دائمی
قیامت تک اس کے اِفاضات کا — نہ ہو گا کبھی منقطع سلسلہ
نہ آئے گی جب تک نہ مَیں جاؤں گا — مَیں جاؤں تو پھر بھیج دے گا خدا
فقط تخم ریزی مِرا کام تھا — سو وہ تخم ریزی تو مَیں کر چکا
یہ تخم ایک دن پیڑ بن جائے گا — وہ پیڑ ایک دن پھول پھل لائے گا
مَیں تھا مظہرِ شانِ ربِّ وُدود — مِرے بعد بعض اور ہوں گے وُجود
سو اب مل کے سارے صِغار و کِبار — دعاؤں سے اس کا کرو انتظار
اسی "الوصیت" میں ایک اور تھی — وصیت جماعت کے نام آپ کی
خدا چاہتا ہے وہ روحیں تمام — کہ ہے دُور دُور آج جن کا قیام
جو آبادیوں میں یہ خلقِ خدا — زمیں پر ہے پھیلی ہوئی جابجا
ہوں یورپ میں یا ایشیا میں مقیم — مگر وہ جو رکھتے ہیں فطرت سلیم
انہیں دینِ واحد اکٹھا کرے — کشش ان کو توحید کی کھینچ لے
خدا کا یہی ایک مقصود تھا — کہ جس کے لئے مجھ کو بھیجا گیا
رکھو سامنے تم بھی مقصد یہی — دعاؤں سے اس کی کرو پیروی
اسی رہ پہ چلنا بپائے ثبات — مگر حُسنِ خُلق اور نرمی کے ساتھ

عبدالمنان ناہیدؔ

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

وفات مسیح موعودؑ

(از قلم: خلیفہ مسیح موعودؑ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی اور ۲۷/مئی کو جماعت مومنین نے بالاتفاق حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدینؓ کو آپ کے خلیفہ کے طورپر منتخب کیا اور یوں جماعت احمدیہ میں حسب بشارات "قدرت ثانیہ" کا ظہور ہوا۔حضور علیہ السلام کی وفات پر فتنہ پرداز دشمنوں نے بڑی خوشیاں منائیں اور آپ پر کئی قسم کے اعتراضات شروع کردئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی جھوٹی خوشیوں کو پامال فرمایا اور خدائی وعدوں کے مطابق خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ برکات نبوت کا فیض جاری وساری رہا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ وہ نور نبوت مسلسل بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہاہے اور وہ وقت دور نہیں جب ساری دنیا اپنے ربّ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور نورِ اسلام اور نورِمحمد مصطفیٰؐ سے تمام عالم جگمگا اٹھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک مضمون بعنوان "وفات مسیح موعودؑ" تحریر فرمایا۔ ذیل میں ہم اس گرانقدر مضمون کاایک حصہ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ حضور علیہ السلام کے عظیم الشان کارہائے نمایاں اور خدمات اسلام اور آپؑ کی سیرت طیبہ کا بہت عمدہ نقشہ کھینچا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ مبارک تحریر قارئین الفضل انٹرنیشنل کے قلب ونظر کو روحانی آسودگی عطاکرنے کا موجب ہوگی۔ (مدیر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَآلِہٖ

مَعَ الْبَرَکَاتِ وَ التَّسْلِیم

اَمَّا بَعْد

فَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرسُولُہٗ

ثُمَّ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

۱. ﴿مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُل﴾

۲. ﴿مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُل.اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ .وَمَنْ یَّنْقَلِب عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّاللّٰہَ شَیْئًا . وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشَّاکِرِیْن﴾

ان دونوں آیتوں پر غور کریں، کیا فرماتی ہیں۔اگر پہلی آیت کریمہ مسیح ابن مریم کو رسول فرماکر اس کے گزر جانے کاذکر فرماتی ہے تودوسری آیت بینہ کیاہی دلربا تعلیم دیتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ جیسے خاتم النَّبِیّین، رسولُ رَبِّ العَالَمِیْن کو اگر موت آجاوے یاوہ بالفرض قتل کئے جاویں توکیا تم الٹے پاؤں اپنی ایڑیوں پرلوٹ جاؤ گے ؟اور جو کوئی الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر پس وہ ہر گز ضرر نہ دے سکے گا اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی۔اور عنقریب ہی اللہ بدلہ دے گا ان قدر کرنے والوں کو۔

کیامعنے؟ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ مولیٰ نے تم کو جن بداعتقادیوں اور بدچلنیوں سے ایک پاک روح کے طفیل نکالا۔ کیااس کے مرجانے کے بعد تم ان عقائد غیر صحیحہ اور اقوال وافعال واعمال باطلہ کی طرف پھر رجوع کر جاؤ گے؟ ایسانہ کرنا کیونکہ وہ اعمال وافعال بہر حال گھناؤنے اور اسی لائق تھے کہ ان کو ترک کیا جاوے۔ وہ تو کسی طرح بھی قابل عمل در آمد نہیں تھے۔رہے تمہارے مشکلات اور وہ ابتلا جو تم کو اپنے ہادی کے بعد آئیں گے سو ان کی پروا مت کرنا۔ تم نے اس پاک وجود کی اور اس کی پاک تعلیم کی قدر کی اور اس کے شکر گزار ہوئے تو اللہ تعالیٰ بھی جو حقیقی شکور ہے بڑاقدردان اور بڑے بدلے دینے والا ہے۔ کیامعنے، تم کو بڑھ چڑھ کر ضرور اس قدر کابدلہ دے گا۔جب اس نے بدلہ دیاتو کیاوہ تم کو تباہ کردے گا؟ ایساہر گز نہیں ہوگا۔پس تم ہر گز تباہ نہ ہوگے۔

حضرت امام خوداپنی الوصیت کے صفحہ نمبر۵ میں اپنی وفات کاذکر فرماتے ہوئے اور مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو جناب الٰہی سے پامال کردکھانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور قوم کو مخاطب فرماکر ارشاد کرتے ہیں "غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں"۔ موت کا آناسب کے لئے جو مخلوق ہوا ضروری ہے۔﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْت﴾ بلا استثناء یہ ایک عام قاعدہ اول تو منصوص پھر موجودو مشہود ہے۔اس سچے قاعدہ کے مطابق قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتاہے کہ موت جب سامنے حاضر ہو تو وصیت کا کرنا تمہارے لئے ایک ضروری اور فرض کلام ہے۔اس پراس امام نے کیسا عمل کیاہے؟ اس نص کو سن لو اور پھر عمل ودر آمد کو دیکھ لو۔نص یہ ہے کہ ﴿کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوت اِنْ تَرَكَ خَیْرًا الْوَصِیَّۃ......﴾ اور اس پر جو عمل ودر آمد اس کامل انسان نے فرمایا وہ رسالہ الوصیت میں ملاحظہ کرو۔ صفحہ نمبر۲ سطر ۴ سے فرماتے ہیں:"میرا زمانہ وفات نزدیک ہے (یہ حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوت کا بیان ہے) اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کوبنیاد سے ہلادیا۔ قرب اجلك المقدر الی......آخرہ۔قَلَّ مِیْعَاد ربك...... الی آخرہ۔ جاء وقتك الیٰ آخرہ۔ اور صفحہ نمبر ۳ سطر ۱۱ میں ہے "بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پراداسی چھا جائے گی۔ ان الہامات پرایک سعادتمند دل غور کرے۔ پھر صفحہ نمبر ۴ کی سطر ۱۵ سے فرماتے ہیں اور راستباز جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں" اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کردیتاہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جوبظاہر ایک ناکامی کاخوف اپنے ساتھ رکھتاہے مخالفوں کوہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتاہے"۔ اس آپ کے پاک کلام سے کیساواضح ہوتاہے کہ آپ کو قرب اجل کی خبر دی گئی اور آپؑ نے الوصیت لکھ دی اور اس حالت کاایسا نقشہ کھینچاکہ گویاآپ دیکھ رہے تھے کہ ایک طرف موت ہے، دوسری طرف دشمن ہنستاہے۔سامنے قوم ہے۔ان کلمات طیبات اور اس نظارہ کوجو آپ کی وفات کے بعد لاہور میں ہم نے دیکھاہے کوئی عقلمند سعید دیکھے اور بے باک مرتد کاٹریکٹ، اس پر طرہ اور امرتسری مولوی کااشتہار علاوہ بریں ہر دو۔ تو قدرت کا مشاہدہ ہوجاتاہے کہ خدا کی باتیں کیسی سچی ہوتی ہیں جو وہ اپنے بندوں سے فرماتااور ان کے منہ سے نکلواتاہے۔ اب آپ کی وفات تو ہوچکی اور ہم نے دیکھ لی اور وہ صداقت بھی ظاہر ہوچکی جس کاذکر فرمایاکہ لوگ ہنسی ٹھٹھاکریں گے تواب الوصیت کے صفحہ نمبر ۵ سطر اول میں جو ارشاد فرماتے ہیں اس کو پڑھیں۔ "نبی کی وفات کے بعد مشکلات کاسامنا پیداہوجاتاہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں" (جیسے ہم کولاہور میں ایسا تنگ کرناچاہا کہ گویااب ہم کو کھالیں گے۔اس وقت ابر رحمت کی طرح پولیس آگئی اور مسخرے خائب وخاسر بھاگے) "اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیااور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کرلیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ (پہلی مرتبہ تواس امامؑ کے وقت میں ان لوگوں نے ناخنوں تک زور لگایااور جہاں تک ان سے ہوسکا جان ودل سے سر توڑ کوششیں کیں۔ پرالٰہی قدرت نے آخرایک ممتاز جماعت قائم کردی) اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتاہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتاہے۔پس وہ جو آخر تک صبر کرتاہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتاہے جیساکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا"۔

عزیزان غور کرو! آپ کے بعد معاً، دفن سے پہلے، جماعت میں بلااختلاف شمال سے جنوب اور مغرب سے مشرق تک وحدت کی روح، اللہ قادر مقتدر نے کس طرح پھونک دی۔اے خدا قربان احسانت شوم۔اب ایک مسلمان ایک مدبر، ایک عاقبت اندیش اور ایک دنیا کے حوادث کو دیکھنے والا غور کرے۔ حضرت میرزا کاایک کیاچار بیٹے اور پوتا موجود۔ میرزا کاداماد محمد و علی نام کامجموعہ قابل قدر اور لائق موجود۔ میرزا کا خسر بجائے باپ موجود ہے۔اور تمام قوم نے ایک اجنبی کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔اب خدارا اس آیت کریمہ کو پڑھو۔

﴿وَاِنْ یُّرِیْدُوا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰہُ . ھُوَالَّذِیْ اَیَّدَكَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ .

﴿وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ . اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾.

اوراگر چاہیں گے وہ کہ دھوکہ دیں تجھے تو سن لے بے ریب اللہ ہی بس ہے تجھے۔وہ وہی ہے جس نے تائید کی تیری اپنی نصرت سے اور مومنوں کے ساتھ۔

اورالفت ڈال دی ان کے دلوں میں اگر خرچ کرتا توجو کچھ اس زمین میں ہے سب کاسب نہ الفت دے سکتاان کے دلوں میں۔ لیکن اللہ نے الفت دی ان کے درمیان۔ تحقیق اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ کو عملی رنگ میں کوئی دکھائے کہ جن مشکلات میں ہم کو ہمارے گدی نشینوں اور علماء، پھر چلتے پرزوں اور مرتدوں نے ڈالنا چاہا، ہمیں ہمارے مولیٰ، ہمارے ناصر، ہمارے ہاتھ اور ہماری کمروں کو تھامنے والے اَلْحَیُّ الْقَیُّوم نے کیسا بچایا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْن.

ہمارے ملک میں یا ہمارے ملک میں سے (۱) سید محمد جونپوری، (۲) علی متقی شیخ، (۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی، (۴) الشیخ المجدد والالف الثانی، (۵) شاہ ولی اللہ، اور سید احمد بریلوی۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے دعاوی مجددیت کے کئے اور لوگوں نے بھی ان کو مجدد مانا۔ ان کے کارنامے بحمداللہ ہم سے مخفی نہیں مگر جو کچھ اس شخص مغفور (۱۳۲۶) نے کرکے دکھایا اس کا مقابلہ سوائے عقلمندوں کے کون کرے۔ اللہ تعالیٰ کو توفیق ہے کہ آنکھیں کھول دے کیونکہ۔

(۱) اوّل آپ نے تمام دنیاکو دعوت کی اور انگریزی واردو میں بیس ہزار اشتہار سے اعلان کیاکہ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ۔

(۲) دہریہ کے واسطے [illegible] گوئیوں اور اپنے متعلق ایک بڑا مجموعہ [illegible] رات کااور قبل از وقت اخبار کاپیش کرکے معرفت الٰہیہ کا دروازہ کھول دیاہے۔ گو ہمارے مخالف خدا کے ماننے والے اس راہ میں مشکلات ڈالتے رہے اور ڈالتے ہیں کہ بعض بشارات پوری نہیں ہوئیں۔ مگر عقلمند جانتے ہیں کہ مفید وراحت بخش تدابیر اپنی کثرت کے لحاظ سے مفید یقین کی جاتی ہیں نہ اس لئے کہ وہ کبھی مستثنیات بھی رکھتی ہیں۔

(۳) پھر آریہ کے لئے براہین، سرمہ چشم آریہ، شحنۂ حق، آریہ دھرم، قادیان کے آریہ اور ہم، چشمۂ معرفت وغیرہ کتابیں لکھ کر اہل اسلام کوان کے شرّ سے آگاہ فرمایا۔

(۴) اور سکھوں کے لئے ست بچن ہی پر

بس نہ کی بلکہ چولہ صاحب ایک اور قرآن کریم کو منجملہ تبرکات بابانانک جی ثابت کرکے جنم ساکھی بھائی بالا سے قوم سکھ کو جگایا اور خوب جگایا کہ ان پر حجت قائم کردی۔

(۵) پھر برہمو دھرم کو براہین احمدیہ لکھ کر بیدار فرمایا کہ الہام کیا ہے اور اس کی لامحدودیت کیا ہے اور کس طرح ہوتا ہے اور خدا ہے تک وہ کیوں قدم نہیں اٹھاتے۔ اگرچہ ہونا چاہئے تک وہ پہنچ گئے ہیں۔

(۶) دارالسلطنت لاہور میں اول تو فیصلہ آسمانی خود سنایا۔ جلسہ اعظم مذاہب مہوتسو میں کیسا جامع و مانع عظیم الشان خطبہ سنا کر اپنے کام سے سبکدوش ہو چکے۔ پھر ایک اور لیکچر تیسری بار اس کے بعد پھر اس لئے کہ آخر دارالسلطنت ہے آریہ کے جلسہ میں اپنی جماعت کو ایک مضمون دے کر بھیجا اور آخری ان کا حملہ جو بڑے ہی زور شور سے ہوا اس کا بذات خود جواب دے کر "چشمۂ معرفت" کا منہ کھول دیا۔ پھر اس پر بس نہ کی۔ وہاں کے عمائد و اراکین کو اپنے مکان پر بلایا اور دعوت دی اور اپنی تعلیم و دعویٰ کو نہایت ہی مدلل پیش کیا اور آخری "پیغام صلح" اسی لاہور میں دے کر اپنے فرائض منصبی کو پورا کردیا۔ جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔

(۷) مسیحی لوگوں کی مذہبی لڑائی میں تو آپ کا عہدہ ہی آپ کو شامل کرچکا تھا۔ اس لئے اول تو دعاؤں سے کام لینا ان کا اصل فرض تھا کیونکہ یہی ایک ہتھیار خصوصیت سے ان کو دیا گیا تھا۔ کوئی غور کرے کہ اس چونتیس پینتیس برس میں اس قوم کے اندر کیسا خطرناک کیڑا لگا ہے کہ تثلیث یا ثالوث اور کفارہ اور الوہیت مسیح کا پہاڑ گرا کہ گرا۔ اس قدر اعلان و اشتہار شائع کئے کہ اس گاؤں میں ایسے عظیم الشان کام پر تعجب آتا ہے۔ پھر اقوال موجہ و اصول صادقہ کا وہ مستحکم پہاڑ بنایا ہے کہ اس ذوالقرنینی سد کو اب یاجوج ماجوج نہیں توڑ سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ سعدی علیہ الرحمۃ تو ترا سد یاجوج کفر از زرست کہہ کر اسلامیوں کی کمزوری ظاہر کرکے اپنے ممدوح کو جزیہ دینے والا کفار کا باجگزار بناتا ہے مگر اس امام نے واقعی ایک ایسی سد بنادی ہے کہ اس کا توڑنا اب انسانی کام نہیں رہا۔ مَثَلُتُ مَثَلاً میں ایک اینٹ اس دیوار کی پیش کرتا ہوں۔ "جنگ مقدس" میں آپ فرماتے ہیں، آسمانی کامل کتاب کا ایک نشان یہ ہے کہ وہ اپنے دعاوی اور ان دعاوی کے دلائل خود پیش کرے تاکہ اس حی و قیوم کے کلام کو دوسرے کا سہارا نہ لینا پڑے۔ اگر وہ کتاب اعلیٰ صداقتیں پیش کرے تو ان صداقتوں کے دلائل بھی آپ ہی دے۔ اور اگر کسی بطلان کا بیان کرے تو وجوہ بطلان بھی اپنے دلائل نیّرہ سے بتادے۔ پھر آپ نے قرآنی تعلیمات کو اس طرح تمثیلات سے دکھایا۔ نیز مرزا صاحب نے بتایا کہ کامل کتاب اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں بتاکر کُل کو نہ سہی مگر بعض متبعین کو تو مکالمات الٰہیہ کے شرف سے مشرف فرما دے۔ ایسا خدا تو نہ بتادے جیسا یہود کی ملامت کا باعث ان کا بچھڑو معبود خدا ٹھہرایا گیا جس پر اللہ فرماتا ہے ﴿اِنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا﴾ ترجمہ۔ بچھڑو کو کیونکر معبود بناتے ہیں۔ تحقیق وہ تو ان سے کلام نہیں کرتا اور ان کو نیک راہ نہیں بتاتا۔

(۸) سید احمد خانی جماعت کو روباصلاح لانے کے لئے "برکات الدعا" اور "آئینہ کمالات". اسلام میں ایک چٹھی لکھی اور ان کے فلسفیانہ خدا اور فلسفیانہ الہام کے بدلہ اسلامی قادر مقتدر اپنے پیاروں سے کلام کرنے والے خدا کی طرف راہ نمائی فرمائی۔ بہت متصوف گدی نشینوں اور رسمی علماء کو اقسام مواعظ و تعلیمات صحیحہ۔ دعاؤں کے طریق بتا کر سچی راہ دکھائی اور بقیۃ السیف کو اعجازی تحریر اور سیفیوں کو بیکار دکھا کر اندر ہی اندر نادم کردیا۔

(۹) مسئلہ حیات و ممات مسیح اسرائیلی پر جو آپ کے دعاوی کی اصل بنیاد اور ابطال مذہب مسیح کے لئے بے نظیر حربہ تھا وہ بسط کیا ہے کہ اس پر اب بحث کا موقع ہی نہیں رہا۔

(۱۰) اپنے مقناطیسی جذب سے جو حقیقۃً بالکل الٰہی فضل تھا وہ طاقت دکھائی کہ مخالفوں نے بہیئت اجتماعیہ ناخنوں تک زور لگایا مگر آپ کی روزافزوں ترقی کو کوئی روک نہ سکا۔

(۱۱) زندگی میں سرّ الخلافہ لکھ کر اور وفات میں قوم کی روحانی ترقی کا معجزہ دکھا کر ثابت کردیا کہ حضرت نبی کریمؐ کی وفات پر خلافت کا کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ دیکھتے نہیں کہ نبی کریمؐ کے ایک غلام اور اس کے جانشین کے روبرو آپ کے چار بیٹے دو پوتا اور ایک لائق داماد اور ایک سید خسر موجود ہے۔ اور ہمہ تن اس آدمی کے ماتحت جو نہ مغل اور نہ ترک اور نہ اتنا رشتہ دار جتنا قرشیت کے لحاظ سے صدیق اکبرؓ کو حضرت نبی کریم ﷺ سے تعلق حاصل تھا۔ اس موجودہ اتفاق و وحدت سے ہمارے احباب فائدہ اٹھائیں۔

(۱۲) آدم سے لے کر حضرت نبی کریم ﷺ تک کسی نبی کو یہ کامیابی نصیب نہ ہوئی جو ہمارے نبی کریم ﷺ کو ہوئی۔ عیسائیوں کے خدا صاحب عیسائیوں کے نزدیک جتنے اپنی زندگی میں کامیاب ہوئے اور ان کے مطاع مکرم جس طرح ہولی لینڈ میں جابرا جی ان پر ظاہر ہے۔ گو ہم مسلمان ان کی وجاہت و کامیابی کے قائل ہیں۔ مصلحان ملک نے کبھی ایسی کامیابی کا منہ نہ دیکھا۔ مگر آخر آپؐ کے جانشینوں نے ہی بتدریج تمام مراکز مذاہب یروشلم اور آتش کدہ آزر وغیرہ فتح کرلیا۔

پھر اصلی آیت کریمہ کا آخری حصہ لیتے ہیں۔ پس کیا آپ کی وفات پر (ﷺ) بلکہ فرض کرلیں کہ اگر آپ قتل بھی ہو جاتے تو کیا آپ کے تعلیم یافتہ لوگ شرک و کفر اور ان بداعمالیوں کو جن میں ملک گرفتار تھا پھر اختیار کرتے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

ایسا ہی اس وقت دنیا نے دنیا کو دین پر مقدم کرلیا تھا اور حیات مسیح کے مسئلہ نے مسیحی مذہب کی کمر کو مضبوط کردیا تھا۔ اور آپ کے نزول جسمانی کے توہمات نے مسیحیوں کے ساتھ مسلمانوں کو بولنے کے قابل نہ رکھا تھا۔ رؤیا، کشوف، وحی کا مسئلہ ہنسی و تمسخر میں اڑایا جاتا تھا۔ اور مسیح کا بت ایسا قائم کیا گیا کہ کروڑوں روپیہ سالانہ اس بت کی خاطر پانی کی طرح بہایا جاتا تھا۔ اور شراب خواری، جُوا بازی اور قسم قسم کی سود خواری جس نے مسلمانوں کی زمینیں اور وجاہت کو کھالیا اور شریعت کے ناواقفوں نے مسئلہ ربا میں یہاں تک بےحیائی سے کام لیا کہ ربا کے معنے ہی گویا کسی کو نہیں آتے۔ ربا جیسا خطرناک گناہ جس کی نسبت حَرَّمَ الرِّبٰوا اور فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ کا فتویٰ موجود ہے ہر روز مسلمانوں پر ربا کے باعث ڈگریاں ہوں اور ان کے اموال و زمینیں تباہ ہوں۔ اور ہمارے محقق الربا کہتے جاویں کہ ربیٰ کے معنے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی معلوم نہ تھے۔ ایک دوکاندار ایک ادنیٰ جج بےپاری تو اس کے معنے جانتا ہو مگر عمر رضی اللہ عنہ اس کے معنے سے بےخبر ہوں۔ دینی غفلت کا یہ حال ہو گیا تھا کہ ایک ریفارمر نوجوان نے مجھے فرمایا کہ کوشش کرو کہ لوگ صرف مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوادیں اور بس۔ کسی عمل و اعتقاد کی ضرورت نہ رہے۔ اور دعا کی تاثیرات، دعا کی حقیقت اور دعا جیسے عظیم الشان سبب حصول مرادات کو محض لغو قرار دیا جا رہا تھا۔ **ایسے وقت ایک نور اترا اور اس نے علاوہ مکارم اخلاق اور معاشرت و تمدن و اطاعت اولوالامر اور تمام خوبی بھری تعلیموں کے ہم کو اعلیٰ اصل یہ سکھایا کہ ہم گندی زندگی سے توبہ کریں اور آئندہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اور سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روحوں کو اس تعلیم کے ساتھ نجات دے دی۔** اور اس تعلیم کی قریباً پینتیس برس آبپاشی کرکے آخر اذا حضر اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ کا سبق دے کر قریب تھا کہ رخصت ہو جاتا مگر صرف مولیٰ کا احسان ہو کہ "حقیقۃ الوحی"، "چشمۂ معرفت" اور "پیغام صلح" کے علاوہ "چشمۂ مسیحی" اور "قادیان کے آریہ اور ہم"۔ عیسائیوں اور آریوں کیلئے قلم برداشتہ لکھیں اور لاہور میں امراء کو بلا کر ان پر حجت قائم کرکے اس دنیا سے حسب بشارات چل دیا۔

(۱) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید

(بدر ۱۹/دسمبر ۱۹۰۸ء)

(۲) ڈرومت مومنو (۱۵/مئی ۱۹۰۸ء)

(۳) تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔

(۴) سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ (الوصیۃ)

اب وہ اس دنیا میں رہ کر کیا کرتے۔ کیا تمام مخالفوں، مرتدوں، دشمنوں کا قلع قمع کرکے اپنے جانشینوں کو مساعی جمیلہ اور کوشش و اجتہاد سے محروم کرکے جاتے۔ اور جو ترقیات ابتلاؤں محنتوں سے ہوتی ہیں اور جو جو نیک بدلے اور صلوٰت و رحمتیں و برکات صبر پر ملتی ہیں ان سے ہم لوگوں کو محروم کرجاتے۔

عزیزان! یہ لوگ دنیا کے لئے نور، رحمت اور برکت ہوتے ہیں۔ جب دنیا روحانی دکھوں میں مبتلا ہو کر تباہ ہونے کو ہوتی ہے۔ جیسا "ظهر الفساد فى البر والبحر بما كسبت ايدى الناس ليذيقهم بعض الذى عملوا لعلهم يرجعون" سے ظاہر ہے۔ کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ حضرت حق سبحانہ کا رحم، کرم، ستاری، غنائے ذاتی اور بےپروائی کام کرتی ہے اور بدکار کو اس کی بدکاری پر عفو و درگذر سے کام لیتا ہے۔ اور پھر ایک اور وقت آتا ہے کہ چور پکڑا جاتا ہے، ڈاکو کو سزا ملتی ہے اور ظالم اپنے ظلم کا پھل کھاتا ہے۔ سزا کا زمانہ آنے سے کچھ طبائع میں نئے زمانہ کا شوق پیدا ہو جاتا اور اپنے موجودہ حالات سے گونہ سیر ہی نہیں ہو جاتے بلکہ تنگ آجاتے ہیں۔ ادھر حق کی تڑپ بعض نفوس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا کی بےثباتی کثرت اموات اور دنیا کے مشکلات کی حقیقت قحطوں اور جنگوں سے سامنے آجاتی ہے۔ اس سنت اللہ پر غور کرو اور پھر غور کرو۔ آپ کے زمانہ کو دیکھو۔ قحط کے علاوہ جنگ ٹرانسوال و برطانیہ اور روس و جاپان نے کیسی جوانوں کے اقارب واحباب میں دنیا کی بےثباتی کے نقشہ کو پیش کیا اور قحط نے کنبہ والوں کو کن مشکلات کا نظارہ دکھایا۔ پھر طاعون نے بقیۃ السیف اور بقیۃ القحط لوگوں کو کیا وعظ کیا۔ بائبل کا مجموعہ صدہا تراجم کے ذریعہ خدا کے نام سے آگاہ کرکے لوگوں کو مجرم کرچکا اور پھر قرآن کریم اپنے تراجم کے ساتھ اور اس ملک میں برہمو پھر ان کے بعد آریہ نے بھی اوم نام پیش کرکے ہندوستان کو بہت وعظ کیا۔ یہ تو عام کارروائی اور حجت ملزمہ تھی مگر **پنجاب میں خصوصیت سے ایک اس انسان حضرت میرزا نے پیدا ہو کر تمام دنیا میں ایک انقلاب ڈال** دیا اور اس طرح وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَاۤءِ وَالضَّرَّاۤءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ۔ کی تصدیق کردی۔

غرض یہ لوگ قسما قسم کی بداعمالیوں اور روحانی بیماریوں میں مخلوق کو گرفتار دیکھ کر ان کے لئے کبھی تڑپتے اور گاہے خفا ہو کر بداعتقادوں شوخوں پر بددعائیں کرتے ہیں۔ کبھی مدلل کلام سے ایک حصہ ملک اور سعادتمند انسانوں کو آگاہ فرماتے اور کبھی اس جمالی رنگ سے جلالی رنگ میں جھڑکیاں دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس مزرعۃ الآخرت میں جنتی طوبیٰ کا بیج بو دیتے ہیں۔ اور اس پاک درخت کو بو کر اپنی پاک توجہات،

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رحیمیت سے فیضیاب ہونے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ محنت کرنی پڑے گی۔ خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے

نوکروں، خادموں اور زیر نگیں افراد سے شفقت و رحمت کا سلوک رحیمیت سے تعلق رکھتا ہے

رحیمیت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ جن جانوروں سے آپ کام لیتے ہیں ان سے بھی رحمت کا سلوک کریں

جو رحم کرنے والوں سے ظلم کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رحیمیت سے بھی اپنا تعلق توڑ لیتے ہیں

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط لکھنے والوں کے لئے بعض اہم اور ضروری نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۰/اپریل ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۰/شہادت ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا. وَذَرُوْا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ. سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۱)

اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اُسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

اسماء باری تعالیٰ کا جو مضمون مَیں نے شروع کیا ہے اس پر مزید غور سے یہ معلوم ہوا کہ یہ تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ اس پر بقیہ عمر اور اس کے بعد بھی اور عمر گزر جائے تو پھر بھی یہ صفات کا سمندر ختم نہیں ہو سکتا۔ بہر حال میں حسب توفیق کوشش کر رہا ہوں اور کچھ اس کے نتیجہ میں نئی نئی راہیں بھی کھلتی چلی جا رہی ہیں مثلاً مجھے خیال آیا، اب رحیم کی صفت کا بیان تھا، کہ کیوں نہ قرآن کریم کی ہر وہ آیت جس میں رحیم کا لفظ آتا ہے اس کو دیکھا جائے۔ تو اس پہلو سے اگر پہلے رحمٰن پر بھی اسی طرح غور کیا جاتا تو بہت لمبا سلسلہ رحمٰن کی صفات کے بیان میں خرچ ہو جاتا۔ اسی طرح ربّ کی بات گزر چکی ہے اور ربوبیت کا ذکر بھی اگر قرآن کریم کے حوالہ سے جہاں جہاں بھی ربّ کا لفظ آیا ہے وہ بیان کیا جاتا تو یہ بھی ایک نہ ختم ہونے والا مضمون تھا۔ بہر حال یہ سمجھ کچھ ذرا دیر میں آئی۔

اب جب مَیں نے وہ آیات جن میں "رَحِيْم" آتا ہے صرف سورۃ البقرہ سے نکالی ہیں تو وہ بھی اتنی ہیں اور براہ راست اس مضمون سے ان کا گہرا تعلق ہے کہ اس خطبہ میں شاید مَیں اس کو ختم نہ کر سکوں۔ تو آئندہ بہر حال قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی رحیم کی صفت کا ذکر آیا ہے اس کو بیان کرتے ہوئے انشاء اللہ آگے چلوں گا۔ اب مَیں حسب سابق پہلے کچھ احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے، دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔ (ترمذی۔ صفۃ القیامۃ)

جہاں تک پہلی دو باتوں کا تعلق ہے اس کا ایک تو رحمانیت کے ساتھ ذکر ہے جیسا کہ پہلے بھی ماں باپ کے تعلق میں بیان کیا گیا ہے اور کمزوروں پر رحم کرنا بھی رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے لیکن تیسرا حصہ یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔ یہ یقینی طور پر رحیمیت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ بھی خدمتگزار ہیں اور نوکر ہیں۔ دوسرے اگر آپ رحم کا سلوک کریں تو یہ رحیمیت ہے کیونکہ ان سے آپ خدمت لیتے ہیں اور پھر اس خدمت کے بدلہ میں جو کچھ بھی دیتے ہیں یہ رحیمیت ہے۔

اسی ضمن میں ایک حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو"۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الرھون) یہ بھی بہت ہی پر حکمت بات ہے اور رحیمیت کی کہ جس سے کام لیتے ہو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ادا کرو۔ یہ ایک محاورہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ روزانہ آپ کے گھروں میں جو مزدور مثلاً کام کرتے ہیں ان کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے ساتھ ساتھ مزدوری دیتے رہو۔ مراد یہ ہے کہ سارا دن تھکن کے بعد پھر ٹالو مٹولو بھی نہیں اور مزدوری ختم ہوتے ہی اس وقت کا جو پسینہ ہے اس کے خشک ہونے سے پہلے پہلے ان کو مزدوری ادا کر دو۔

پھر ایک اور حدیث ہے مسلم کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ حضرت معرور بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی بالکل ویسا ہی کپڑا پہن رکھا تھا۔ مَیں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں انہوں نے ایک شخص کو برُا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اُسے شرم دلائی۔ حضور ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے۔ یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے زیر نگیں کر دیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

اب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جو نصیحتیں فرماتے تھے ان پر پہلے خود عمل فرمایا کرتے تھے اور ہر مشکل موقع پر جب صحابہ کو محنت کرنی پڑی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان سے بڑھ کر محنت کی۔ گھر میں بھی اپنی خواتین مبارکہ کی مدد کرتے تھے اور گھر کے کام کاج میں، اگرچہ وہ ملازمہ نہیں تھیں مگر زیر نگیں تھیں، تو ان کے کام میں ہاتھ بٹاتے اور ہر قسم کی محنت گھر میں روزمرہ کرتے تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحتیں ایک ایسے شخص کی نصیحتیں ہیں جو ان نصیحتوں پر سب دنیا سے زیادہ خود عمل کرنے والا ہے۔

ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلم کتاب الفضائل میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک بار آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ مَیں نے کہا: مَیں نہیں جاؤں گا، لیکن میرے دل میں یہ تھا کہ مَیں ضرور جاؤں گا کیونکہ حضورؐ حکم دے رہے ہیں۔ تو یہ بھی آپؐ خدام کو یہ جرأت دلایا کرتے تھے کہ پیار سے اور لاڈ سے وہ آگے سے بات کیا کریں، ڈر کے اور رعب کی وجہ سے چپ نہ رہیں۔ تو کہتے ہیں: مَیں نے آگے سے کہا مَیں نہیں جاؤں گا مگر دل میں یہی تھا کہ ضرور جاؤں گا۔ لیکن جو "نہیں جاؤں گا" کا فقرہ منہ سے نکلا وہ پھر بات اسی طرح ہی ہو گئی۔ اب اس میں بھی باریک بات یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور جو بات کی جائے وہ گہرے ادب سے کرنی چاہئے اور اس میں اگر بظاہر مذاق میں ہی کوئی بات کر دو تو پھر ویسا ہی ہو جایا کرتا ہے۔ کہتے ہیں: "بہر حال مَیں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ آنحضور ﷺ جب تشریف لائے تو پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ مَیں نے مُڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپؐ انس کو اُنیس کہتے تھے۔ فرمایا: "اُنیس! جس کام کی طرف مَیں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے تھے"۔ مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہاں میں ابھی جاتا ہوں"۔ تو گئے وئے کوئی نہیں تھے۔ جو پہلے نہیں کی بات منہ سے نکلی تھی وہی بات ہوئی۔ ابھی جاتا ہوں۔ کہتے ہیں خدا کی قسم! مَیں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی ہے،

مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔(مسلم۔ کتاب الفضائل)

ایک اور حدیث ہے مسلم کتابُ البِرّ وَالصِّلَة سے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُمِّ سُلَیم کے پاس ایک یتیم بچی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس بچی کو دیکھا اور مزاحاً فرمایا: "تم اتنی بڑی ہو گئی ہو، تمہاری عمر آئندہ نہ بڑھے"۔

اب یہ فقرہ کہنے والے کی نیت کے مطابق ہے۔ بعض لوگ تو بددعا کے طور پر کہتے ہیں کہ نہ بڑھے اور بعض پیار سے کہتے ہیں کہ چھوٹی لگا کرو، ہمیشہ معصوم سی۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس رنگ میں بڑے پیار سے مزاحاً اس کو فرمایا کہ آئندہ تیری عمر نہ بڑھے۔

وہ یتیم لڑکی اُمِّ سُلَیم کے پاس روتی ہوئی گئی۔ اُمِّ سُلَیم نے کہا: بیٹی کیوں روتی ہو؟۔ اُس نے جواب دیا کہ حضورؐ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اب مَیں کبھی لمبی عمر نہ پاؤں گی اور جلدی مر جاؤں گی۔ اُمِّ سُلَیم جلدی جلدی اپنی اوڑھنی لپیٹے چل پڑیں اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضورؐ نے امّ سلیم سے پوچھا: کیا بات ہے، کیسے آئیں؟۔ اُمِّ سُلَیم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپؐ نے اس یتیم بچی کو یہ بددعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا: یہ کیسے ہے، کیسے ممکن ہے؟۔ اُمِّ سُلَیم نے کہا کہ آپؐ نے اسے بددعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا: مَیں نے تو یونہی بچی سے دل لگی کی بات کی ہے۔ اے اُمِّ سُلَیم! کیا تجھے معلوم نہیں کہ مَیں نے اپنے ربّ سے یہ شرط منوائی ہوئی ہے۔ یہ بہت ہی گہرا رحیمیت کا کلام ہے کہ مَیں نے اپنے رب سے شرط منوائی ہوئی ہے کہ مَیں انسان ہوں خوش بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ خوش ہوتے ہیں اور ناراض بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ اگر مَیں ناراض ہو کر کسی کو بددعا بھی دوں اور وہ بددعا کا اہل نہیں ہے تو اے میرے اللہ! تُو میری اس بددعا کو اس کے لئے طہارت، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دے، قیامت کے دن وہ تیرا اقرب حاصل کرے۔(مسلم۔ کتاب البر والصلۃ)

اب دیکھئے آنحضور ﷺ کی باتیں کتنی محتاط تھیں۔ فصاحت و بلاغت کا ایک سمندر تھے۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ مَیں نے عرض کی ہے اللہ تعالیٰ سے اور منوالیا ہے کہ جس کو بددعا دوں کبھی اس کو بددعا نہ لگے۔ بعض ظالموں نے جب بہت ظلم کئے صحابہ پر تو ان کو جو بددعا دی وہ اسی طرح قبول ہوئی۔ پس ساتھ یہ فرمایا کہ اگر مَیں بددعا دوں اور وہ اس بددعا کا اہل نہ ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بچی تو اس بددعا کی اہل نہیں۔ اگر خدانخواستہ مَیں نے بددعا دی بھی ہوتی تو مَیں نے اپنے اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ ایسی بددعا جو پیار اور غلطی سے کر دی گئی ہو وہ قبول نہ ہو۔

حضرت سَہَل بِن حَنظَلَہ روایت کرتے ہیں اور یہ کتاب الجہاد، ترمذی سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت حَنظَلَہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ کمر سے جا لگا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا: "ان بے زبان چوپایوں کے بارہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ ان پر اس حالت میں سواری کرو کہ یہ صحتمند ہوں اور ان کو اس حالت میں کھاؤ کہ یہ صحتمند ہوں۔

اب اونٹ سے تو انسان مزدوری لیتا ہے اور وہاں رحیمیت کا جلوہ انسان کو دکھانا چاہئے۔ کسی جانور سے بھی کام لے تو اس جانور سے بھی رحیمیت کا سلوک ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے بیچارہ زیر نگیں ہے اور پوری محنت کرتا ہے تو جتنی اس کی محنت ہے اس سے رحیمیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اس کو عطا کرو۔ تو اپنے جانوروں سے جن سے کام لیا جاتا ہے گائے، بھینسیں، بیل وغیرہ ان سے بھی ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے۔

ہمارے ملک میں تو بدقسمتی سے پنجاب میں خاص طور پر یہ رواج ہے کہ گائے بیل کو ہانکتے ہیں تو ظالموں کی طرح اس کو مارتے بھی چلے جاتے ہیں اور پھر گندی گالیاں بھی دیتے ہیں۔ اب گالیاں تو جانور کو نہیں لگتیں لیکن ان کو خود لگ جاتی ہیں۔ پس رحیمیت کا جلوہ دکھاتے ہوئے اپنے ان جانوروں سے جن سے آپ کام لیتے ہیں ان سے بہت رحمت کا سلوک کریں جو رحیمیت کا تقاضا ہے۔ آپ رحیم بنیں گے تو اللہ آپ کے لئے رحیم بن جائے گا۔ اور حضور ﷺ نے اس کو سمجھانے کی خاطر اور شوق دلانے کی خاطر یہی سمجھایا، اس حالت میں کھاؤ کہ صحتمند ہوں۔ اب جب بھی تمہیں ضرورت پڑی ان کا گوشت کھانے کی اگر تم نے ان کا پورا بدلہ نہیں دیا اور ان کا خیال نہیں رکھا تو پھر تمہیں بھی گندہ گوشت ہی ملے گا۔ تو صحت کے ساتھ رکھو، خود تمہیں اس کا فائدہ پہنچے گا۔

ترمذی کتاب الجہاد میں ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک روز مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور مجھ سے ایک ایسی رازدارانہ بات کی جسے مَیں لوگوں میں سے کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گا"۔ اب یہ رازدرانہ بات جو انہوں نے نہیں بتائی تھی وہ رازدارانہ بات ہی ہے لیکن جہاں تک مَیں نے غور کیا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کسی کو بعض دفعہ جنت کی بشارت دے دیا کرتے تھے یا اپنے پیار کی کہ مجھے تم سے بہت پیار ہے۔ تو یہ وہ غالباً اسی قسم کا راز ہو گا جو بات ان کو بتائی گئی۔ راوی کہتے ہیں "پھر رسول کریم ﷺ انصار کے ایک باغیچہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ اس نے جب رسول کریم ﷺ کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اس کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ آنحضور ﷺ اس کے پاس گئے، اس کی کنپٹیوں پر ہاتھ پھیرا، اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے، یہ اونٹ کس کا ہے؟۔ اس پر ایک نوجوان انصاری آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے۔ آنحضور ﷺ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: "تم اس چوپائے کے بارہ میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے اللہ کا تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بار برداری کے کام بھی لیتے ہو"۔

اب یہ کہنا کہ اونٹ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی یہ بظاہر ایک بعید بات ہے مگر حقیقت یہ یہی ہے کہ جانور بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت و شفقت کو پہچان لیتے تھے۔ جانور تو جو شخص بھی اس کو رحمت سے دیکھے اس کو پہچانتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ جانور کو سمجھ نہیں آتی۔ روزمرہ کے جو جانوروں سے سلوک کئے جاتے ہیں اس کے مطابق وہ بھی اسی طرح سلوک کرتے ہیں۔ اب یہاں یہ رواج ہے کہ مگ وغیرہ شکاری جانور جو آتے ہیں ان کو مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو وہ ہمارے قریب آکر ہمارے ہاتھ سے روٹی کھا لیتے ہیں اور پاکستان میں جہاں ان کو مارنے کا رواج ہے وہاں ایک ایک میل دور سے اڑ جاتے ہیں۔ تو جانور بڑا ذکی ہوتا ہے، بہت فہیم ہوتا ہے۔ ہر شخص کو اپنے مطلب کی عقل عطا فرمائی گئی ہے۔ پس اس لئے اس جانور نے واقعۃً، یقیناً آنحضرت ﷺ کی رحمت کو دیکھ لیا تھا اور بھانپ لیا تھا اور اسی وجہ سے اس نے اپنے مالک کی شکایت کی۔

اب چند اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پھر اس کے بعد جو وقت ملے گا تو پھر مَیں انشاءاللہ روایات کی طرف واپس آؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور (اللہ تعالیٰ نے) مسیح موعود کو اسمِ احمد کا مظہر بنایا اور اسے شان رحیمی و جمالی کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس کے دل میں رحمت اور شفقت کندہ کر دی اور اسے اخلاق عالیہ و فاضلہ سے مہذب فرمایا"۔(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی رحیمیت کے جلوہ گر تھے اسی لئے آپ نے جماعت کو بتایا ہے کہ مجھ میں جو غیر معمولی رحمت اور شفقت دیکھتے ہو یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

فرماتے ہیں: "میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں، میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لااُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے"۔

آج کل تو بدنصیبی سے مسلمانوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ اگر ان کی ہمدردی بھی کی جائے تو وہ الٹ کر اس کا جواب سختی سے دیتے ہیں اور ہندوؤں میں یہ خدمتِ خلق نسبتاً آسان ہے۔ اب گجرات میں جو زلزلہ سے تباہی آئی تھی ہماری طرف سے ٹیمیں وہاں کام کرتی رہی ہیں، اب بھی کر رہی ہیں۔ تو ایک ٹیم کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ کام کرتے ہوئے وہاں مسلمانوں نے اتنا بُرا منایا کہ احمدیوں کے اخلاق کا اچھا اثر پڑے گا اور اس کے نتیجہ میں خواہ یہ کہیں یا نہ کہیں یعنی کہتے تو نہیں کہ احمدی ہو جاؤ

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تو مدد کریں گے، ہر ایک کی خدمت کرتے ہیں پھر بھی وہ سمجھ جائیں گے کہ احمدی بہت اچھے لوگ ہیں۔ تو انہوں نے اتنی شدید مخالفت کی کہ پولیس کے پاس اور ہندوؤں اور بڑے بڑے عہدیداروں کے پاس گئے اور کہا کہ ہم بہت سختی سے اس کا جواب دیں گے۔ پھر اگر یہاں قتل و غارت کا بازار گرم ہوا تو ہم پر آنچ نہ لانا، ہم پر کوئی حرف نہ رکھنا۔ اس پر وہاں کے S.P نے احمدیوں سے درخواست کی کہ آپ ایسے لوگوں کی کیوں مدد کرتے ہیں جو پیار کا جواب غصہ سے دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ ہندو علاقہ میں جاکے کام کریں پھر دیکھیں۔ تو اس ہندو علاقہ میں بھی تو زلزلہ آیا ہوا تھا وہاں جب کام کیا تو بے حد خوش ہوئے ہندو اور ہر طرح سے ان کی مدد کی، ہر کام میں وقار عمل کے طور پر شامل ہوئے۔ جو ٹینٹ لے کر گئے تھے وہ ٹینٹ خوشی سے لگوائے۔ تو یہ اب بدقسمتی سے مسلمانوں کا دور ہے کہ ان سے اگر رحیمیت کا بھی سلوک کرو تو اس کو قبول نہیں کرتے۔ پھر اللہ سے کس طرح وہ رحیمیت کی توقع رکھیں گے۔ جو رحم کرنے والوں پر ظلم کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رحیمیت سے بھی اپنا تعلق توڑ لیتے ہیں۔

ایک بہت دلچسپ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا لکھا ہے: "ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور مَیں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا جو ستر پچھتر برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ مَیں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا ہی اور ثواب سے بھی محروم رہا"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۵۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعون کے زمانہ میں جو بنی نوع انسان سے شفقت تھی اس کا ذکر مولوی عبدالکریم صاحب کی روایت میں ملتا ہے مگر یہ غالباً رحیمیت سے بڑھ کر رحمانیت کا مضمون ہے کہ جن کے لئے پیشگوئی تھی کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوں گے اور اس طرح آپ کی پیشگوئی صادق آئے گی۔ ان کے لئے اشتہار ایک لکھ کر طاعون سے بچنے کی دوائیاں تقسیم کروائیں اور اس کے علاوہ دعاؤں میں رو رو کر گریہ وزاری کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو بچالے۔

ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چہل قدمی فرما رہے تھے تو واپس آکر اپنے مکان میں داخل ہو رہے تھے کہ کسی سائل نے دُور سے سوال کیا تو اس وقت ملنے والوں کی آوازوں میں اس سائل کی آواز گم ہو کر رہ گئی۔ اب سائل کو دینا جو ہے یہ رحیمیت ہے۔ رحمانیت بن مانگے دینے کو کہتے ہیں اور بے انتہا دینے کو کہتے ہیں۔ رحیمیت میں ایک معنیٰ یہ ہے کہ جب تم سے کوئی مانگے تو پھر اس سے شفقت کا سلوک کرو۔ پس غریبوں، فقیروں وغیرہ کو کچھ عطا کرنا یہ رحیمیت کا جلوہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کان میں جب آواز آئی تو لوگوں کی باتوں میں وہ ذہن سے نکل گئی کہ ایک فقیر نے آواز دی تھی۔ جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو حضور نے بلند آواز سے پوچھا کہ جس سائل کی آواز میرے کان میں گونجی تھی باہر جاکر پوچھو کہ اس کا کیا بنا؟ کہاں ہے وہ؟ اس آواز پر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمانے پر لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو اسی وقت یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے مگر دل بے چین تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازہ پر اسی سائل کی پھر آواز آئی اور آپ لپک کر باہر آئے اور اس کے ہاتھ میں کچھ رقم رکھ دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ میری طبیعت اس سائل کی وجہ سے سخت بے چین تھی۔ مَیں نے دعا بھی کی تھی کہ خدا اسے واپس لائے۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۸۲)

اس ضمن میں ایک اور روایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"تیسری قسم فیضان کی فیضانِ خاص ہے۔ اس میں اور فیضانِ عام میں یہ فرق ہے کہ فیضان عام میں مستفیض پر لازم نہیں کہ حصول فیض کے لئے اپنی حالت کو نیک بناوے اور اپنے نفس کو حُجبِ ظلمانیہ سے باہر نکالے"۔ یعنی وہ جس پر رحمانیت کا جلوہ برستا ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ خود نیک ہو یا اپنے آپ کو رحمانیت کا اہل بنائے۔ "حجب ظلمانیہ" وہ حجاب جو تاریکی پیدا کرنے والے ہیں ان سے وہ باہر نکلنے "یا کسی قسم کا مجاہدہ اور کوشش کرے بلکہ اس فیضان میں جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں خدائے تعالیٰ آپ ہی ہر یک ذی روح کو اس کی ضروریات جن کا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے لیکن فیضان خاص میں جُہد اور کوشش اور تزکیۂ قلب اور دعا اور تضرع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقع ہو شرط ہے"۔

اب دیکھیں کہ جو بھی آپ دعائیں کرتے ہیں اس میں جو مجاہدہ کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں قبولیت کی سند پاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں وہ عطا کرتا ہے اور رحیمیت سے فیض لینے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ محنت کرنی پڑے گی۔ جس طرح مزدور، مزدوری کر کے اس کا فیض اٹھاتا ہے آپ اگر اللہ کے حضور گریہ وزاری کریں، محنت کریں، گریہ وزاری ایک سائل، ایک گداگر بھی کرتا ہے، تو اس کے نتیجہ میں جو خدا کا فیض خاص طور پر نازل ہوتا ہے اس کو رحیمیت کہا جاتا ہے۔

فرمایا: "اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظۂ قانون قدرت سے ثابت ہے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنے والے اور غافل رہنے والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ بلاشبہ جو لوگ دل کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر یک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت ان کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ اس فیضان کی رو سے خدائے تعالیٰ کا نام قرآن شریف میں رحیم ہے اور یہ مرتبہ صفتِ رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بشرائط ہونے کے مرتبہ صفت رحمانیت سے مؤخر ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے اول صفتِ رحمانیت ظہور میں آئی ہے پھر بعد اس کے صفتِ رحیمیت ظہور پذیر ہوئی ہے۔ پس اسی ترتیب طبعی کے لحاظ سے سورۃ فاتحہ میں صفتِ رحیمیت کو صفتِ رحمانیت کے بعد میں ذکر فرمایا اور کہا ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾۔ اور صفتِ رحیمیت کے بیان میں کئی مقامات پر قرآن شریف میں ذکر موجود ہے جیسا کہ ایک جگہ فرمایا ہے ﴿وَمَا کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا﴾ (احزاب: ۴۴) یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں"۔

اب یہ جو نکتہ ہے کہ قرآن کریم سے رحیمیت یا باقی صفات کے جلوے تلاش کرو یہ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا سمجھایا ہوا نکتہ ہے اور اب سمجھ آئی کہ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کیوں فرمایا تھا۔ جہاں تک رحمانیت کا تعلق ہے رسول اللہ ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمان ہیں۔ دشمن کے لئے، کافر کے لئے، نیک کے لئے، بد کے لئے۔ جس طرح اللہ نیک و بد پر، سب پر اپنی بارش برساتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معاملہ کو بہت گہرائی سے سمجھتے تھے کہ یہ یہاں ﴿بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا﴾ کیوں فرمایا۔ حالانکہ آپ سب پر رحم کرنے والے تھے۔ باقیوں پر رحم رحمانیت کے جلوہ کے تابع ہے اور مومنوں پر رحیمیت کی وجہ سے۔ یہ مومن آپ کو خوش کرنے کے لئے محنت کرتے تھے اور بڑی بڑی قربانیاں دیتے تھے جیسے فرمایا "یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں"۔

"اس جگہ دیکھنا چاہئے کہ خدا نے کیسی صفت رحیمیت کو مومن کے ساتھ خاص کر دیا لیکن رحمانیت کو کسی جگہ مومنین کے ساتھ خاص نہیں کیا"۔ اب قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی رحمانیت کا ذکر ہے کہیں مومنوں کے لئے خاص نہیں فرمایا بلکہ رحیمیت کو خاص کیا ہے اور رحمانیت کو عام کر دیا ہے۔ بعض جگہ غلط فہمی ہو سکتی ہے ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾۔ اس آیت میں اور دیگر آیات میں رحمانیت کو مومنوں کے لئے بھی خاص فرمایا گیا ہے مگر ان معنوں میں کہ جو قرآن کا جلوہ، جو وحی کا جلوہ ان کو ملتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے نتیجہ میں ہی ملتا ہے اور اس کی وجہ سے ان کو اللہ تعالیٰ نے بن مانگے دیا ہے یعنی یہاں بھی رحمانیت کا بن مانگے دینا ظاہر و باہر ہے کیونکہ انہوں نے قرآن کے نزول کے لئے کوئی تمنا تو نہیں کی تھی، کوئی محنت تو نہیں کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے بن مانگے اور بغیر استحقاق کے ان پر یہ جلوہ نازل فرمایا۔

کہیں یہ نہیں آتا "کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَانًا"۔ قرآن کریم میں کہیں یہ لفظ نہیں آئے گا کہ مومنوں کے لئے آپ رحمٰن تھے۔ رحیم کا لفظ آتا ہے۔ رَؤُف رَحِیْمٌ کا بھی ذکر آتا ہے۔ پھر دوسری جگہ فرمایا ﴿اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ اللہ کی رحمت محسنین کے قریب تر ہے۔ تو یہاں بھی رحمت بمعنی رحیمیت کیونکہ رحمانیت بھی رحم سے نکلی ہے اور رحیمیت بھی۔ یہاں رحیمیت مراد ہے۔ اس کا ترجمہ خود یہی فرما رہے ہیں "یعنی رحیمیت الٰہی انہی لوگوں سے قریب ہے جو نیکوکار ہیں"۔ اور پھر ایک جگہ فرمایا ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقرہ: ۲۱۹)۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کی"۔ اب سچا مہاجر تو وہی ہے جو یہ ہجرت الی اللہ کرے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کے لئے جانے میں بہت سے منافع بھی پیش نظر ہو جاتے ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کس کی ہجرت خدا کی خاطر تھی اور واقعی سچی مجبوریوں سے تھی اور کس کی دنیا کمانے کی وجہ سے ہجرت تھی۔ تو ہم تو کسی پر کوئی فتویٰ نہیں لگا سکتے۔ مگر اللہ سب کچھ جانتا ہے، دلوں کا راز سمجھتا ہے۔

تو اس لئے فرمایا: "یعنی جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں سے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

جدائی اختیار کی"۔ اب نفس پرستیوں کی شرط ایک ایسی ہے جو انسان کو یقیناً بتا سکتی ہے کہ وہ مہاجر ہے۔ اگر غیر ملک میں جا کر وہ پہلی بدیاں اپنے ملک میں ہی چھوڑ جاتا ہے جو وہ پہلی زندگی میں شامل حال تھیں اور خود نیکی اختیار کرتا ہے تو دنیاوی فوائد تو اس کو ملیں گے ہی مگر اس کی ہجرت الی اللہ ہو جائے گی۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوٹے چھوٹے نکتے ایسے گہرے بیان فرمائے ہیں کہ ان کے ذریعہ انسان اپنے نفس کو پہچان سکتا ہے اور اگر غافل رہنا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔

فرمایا: "نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کی اور خدا کی راہ میں کوشش کی۔ وہ خدا کی رحیمیت کے امیدوار ہیں اور خدا غفور اور رحیم ہے یعنی اس کا فیضان رحیمیت ضرور ان لوگوں کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے مستحق ہیں۔ کوئی ایسا نہیں جس نے اس کو طلب کیا اور نہ پایا"۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۵۲ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر شہادت القرآن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر ہے:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے"۔ اب اکثر تندرست ہی ہیں جو چارپائیوں پر قبضہ کر لیتے ہیں، اچھی سیٹوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور کمزور بیچارے کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ تو یہ رحیمیت کے خلاف ہے کہ کمزوروں پر رحم نہ کرے اور جو طاقتور ہیں ان سے ڈرے۔ کمزوروں پر رحم جو ہے یہ رحیمیت ہے اور جو اللہ کے کمزور بندوں پر رحم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے رحیمیت کا سلوک فرماتا ہے۔

فرمایا: "اگر میں نہ اٹھوں اور ہمت اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں"۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بارہا ایسے واقعات آئے ہیں کہ اپنی چارپائی تو درکنار اپنا لحاف تک مہمانوں کے سپرد کر دیا اور خود کوٹ اوڑھ کر بیٹھ گئے حالانکہ سخت سردی کی رات تھی۔

تو یہ اپنے کمزور بندوں پر جو محنت کرتے ہیں آپ کی رضا کمانے کے لئے، وہی جس طرح رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کے لئے حال تھا ویسا ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے صحابہ کے لئے حال تھا کہ ان کے لئے اپنے ہر آرام کو ترک فرما دیتے تھے۔

"اگر وہ کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہا ہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں"۔

ایک اور روایت ہے ایام الصلح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دعا محض لغو امر نہیں اور نہ صرف ایسی عبادت جس پر کسی قسم کا فیض نازل نہیں ہوتا۔ یہ ان لوگوں کے خیال ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کا وہ قدر نہیں کرتے جو حق قدر کرنے کا ہے اور نہ خدا کی کلام کو نظر عمیق سے سوچتے ہیں"۔ عمیق کہتے ہیں گہری چیز۔ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کو ٹھہر کر، غور سے پڑھیں اور گہری نظر سے مطالعہ کریں تو سمجھ آئے گی ورنہ سرسری اس پر سے گزر جائیں گے۔ "اور نہ قانون قدرت پر نظر ڈالتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے جو ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اسی کا نام فیض رحیمیت ہے جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ......۹)

"مسئلہ شفاعت بھی صفت رحیمیت کی بنا پر ہے"۔ اب اذان کے بعد جو ہم دعا کرتے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہمارے لئے شفیع بنے تو اس کے لئے خود محنت کرو گے تو شفیع بنے گا۔ عام طور پر ملّانوں نے یہ غلط فہمی پیدا کر کے اسلام میں لوگوں کی ہلاکت کا سامان پیدا کر دیا ہے کہ گناہ جتنے مرضی کرو شفیع الوریٰ پر نظر رکھو وہ تمہاری شفاعت کر دے گا۔ گناہ جتنے مرضی کرو وہ شفاعت کر سکتا ہے اگر اس کی شفاعت کے لئے ساتھ ساتھ استغفار سے بھی کام لو، توبہ سے بھی کام لو اور بار بار گناہوں سے بخشش طلب کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان لوگوں کے لئے شفیع ہیں جن میں یہ صفات ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ میں نے بار بار گناہ کئے اور تو نے بار بار مجھ سے عفو کا سلوک فرمایا۔ گناہوں کا احساس اس پہلو سے کہ ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں ہم پر بہت زیادہ فرض ہے بہ نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو بطور نبی معصوم تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ کی تحریرات کا مطالعہ کر کے دیکھو آپ بے انتہا انکساری کے ساتھ بار بار یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا تو نے بار بار مجھ سے گناہ سرزد ہوتے دیکھے اور بار بار رحمت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ یہ بار بار کرنا یہ رحیمیت ہے۔ پس توبہ بار بار کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی بار بار تم سے رحمت کا سلوک فرمائے گا۔

فرماتے ہیں: "اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ مسئلہ شفاعت بھی صفت رحیمیت کی بنا پر ہے"۔

اب دیکھیں کیسی کیسی باریک باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سمجھائی ہیں اور جماعت پڑھتی تو ہو گی ضرور ان کتابوں کو مگر سرسری طور پر اوپر سے گزر جاتی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں جب تک ساتھ ساتھ غوطے نہ لگائے جائیں آپ کے مفاہیم اور مطالب کو انسان پا نہیں سکتا۔

"خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے ہی تقاضا کیا کہ اچھے آدمی بُرے آدمیوں کی شفاعت کریں"۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴۔ صفحہ ۲۵۰)۔ یہاں پھر 'بُرے' سے یہ نہ سمجھ لیں کہ ہر بدی کرتے چلے جاؤ اور اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو تو پھر بھی رسول اللہ ﷺ شفاعت فرما دیں گے۔ توبہ شرط ہے اور بار بار توبہ شرط ہے اور رحیمیت بار بار توبہ کے نتیجہ میں ہی عطا ہوتی ہے۔ بار بار توبہ کرو، اللہ تعالیٰ بار بار رحم فرمائے گا لیکن اگر گناہوں سے غافل رہو گے تو وہ اندر ہی اندر تمہیں کھا جائیں گے اور کھوکھلا کر دیں گے اور کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا کہ نیکیاں گئی کہاں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کی توقع رکھنا یہ آپ کی گستاخی ہے، یہ آپ کی عظمت کا اعتراف نہیں۔

اب میں ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ میں نے کہا تھا بعض احادیث ان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے بعد پھر دوبارہ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جنگ بدر میں شامل ہونے والے صحابہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں کوڑے کے ساتھ اپنے غلام کو مار رہا تھا تو اچانک میں نے پیچھے سے آواز سنی۔ اے ابو مسعود! اے ابو مسعود! اور اس آواز میں ایسی شوکت اور دبدبہ تھا کہ آپ نے فرمایا: "اے ابو مسعود! یاد رکھ"۔ لیکن میں غصہ کی وجہ سے آواز نہ سمجھ سکا کہ کس کی ہے، کیا کہہ رہی ہے۔ جب آواز میرے قریب پہنچ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کہہ رہے ہیں کہ "اے ابا مسعود! یاد رکھ"۔ اس پر میں نے کوڑا رکھ دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "اے ابو مسعود یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے"۔ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے کہا کہ آج کے بعد میں کبھی غلام کو نہیں ماروں گا۔

اور جو ایک دوسری زیادہ معتبر روایت ہے اس میں یہ آتا ہے کہ ابو مسعود نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اللہ کی خاطر اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ جب آپ نے یہ سنا تو فرمایا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو ضرور آگ تجھے جھلس دیتی۔ یا حضور نے فرمایا کہ آگ تجھے ضرور چھوتی۔

ایک بخاری کتاب العتق میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر وہ اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو کم از کم ایک دو لقمے تو اسے کھانے کو دے کیونکہ اسی نے یہ کھانا اس کے لئے تیار کیا ہے۔ یہاں ضروری نہیں کہ کھانا تیار کرنے والا باورچی ہی کھانا لے کر آئے، کھانا تیار کوئی اور بھی کر سکتا ہے خدمت کے لئے کھانا کوئی اور بھی لاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی اور اس سنت کو بھلانا نہیں چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو کبھی اپنے خدام کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہی کھانا کھلاؤ اور تم میں اتنی توفیق نہیں تو کم سے کم اس کھانے میں سے کچھ تو اس کے لئے رکھ لو۔

مسلم کتاب الایمان۔ حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلد بازی میں اپنے خادم کو تھپڑ مار دیا۔ اس پر سُوَیْد بن مُقَرِّنْ نے اُس سے کہا کہ ایک بار میں بنی مُقَرِّن کے سات آدمیوں میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس صرف ایک خادمہ تھی۔ ہم میں سے سب سے چھوٹے شخص نے اُسے تھپڑ مار دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اُسے آزاد کر دیں۔ (مسلم۔ کتاب الایمان) یعنی باوجود اس کے کہ وہ ایک ہی خادمہ تھی آپ نے اس کی پرواہ نہیں کی اور حکم دیا کہ اب اپنا کام خود کرو۔ اب تھپڑ جو مارا ہے اس کے بدلہ میں اس کو آزاد کر دو۔

ایک مسلم کتاب البر سے روایت ہے حضرت ہشام کی جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

"کینیڈا اور امریکہ کی بکنگ بھی جاری ہے"

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

ایک بار ہشام بن حکیم بن حزام کا کچھ عجمی کسانوں کے پاس سے گزر ہوا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ ہشام نے پوچھا ان کا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ انہیں جزیہ کے تعلق میں روک رکھا گیا ہے۔ اس پر ہشام نے کہا مَیں گواہی دیتا ہوں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔ خصوصاً جو لوگ زیر نگیں ہوں، مزدور پیشہ ہوں یا ویسے ہی تابع ہوں جیسے غلام ہیں اور اسی طرح رعایا ہوتی ہے وہ بھی زیر نگیں ہے۔ ان سب کی اگر کوئی بہبود نہیں چاہے گا تو پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عذاب ہی کی توقع رکھ سکتا ہے۔

ایک مسند احمد بن حنبل میں زہری کی روایت ہے کہ مجھے ثابت بن قیس نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہوا اللہ کی رحمت سے تعلق رکھتی ہے۔ کبھی یہ رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لے کر آتی ہے۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اسے گالی نہ دو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس میں پائی جانے والی خیر طلب کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

بعض لوگ آندھیوں کو، طوفانوں وغیرہ کو گالیاں دیتے ہیں حالانکہ یہ قوانین قدرت کی مظہر چیزیں ہیں اور ان کو اگر گالی دی جائے یا سخت کلامی کی جائے تو ان کا تو کوئی نقصان نہیں وہ تو بہرحال تمہیں دبالیں گی مگر تمہارا نقصان اس معنی میں ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنے والے بن جاؤ گے۔ تو دنیاوی عذاب تو ہے ہی، آخرت کے عذاب میں بھی مبتلا ہو جاؤ گے۔ پس اس لئے جو قدرتی زلزلے یا طوفان وغیرہ آتے ہیں ان پر صبر و شکر کرنا چاہئے، ان کو گالیاں دینا بالکل لغو اور بے کار فعل ہے اور سوائے اس کے کہ اپنے عذاب میں آپ اضافہ کریں اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

اسی ضمن میں آنحضرت ﷺ کی ایک روایت ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلم کتاب الالفاظ من الادب میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ کو گالیاں نہ دو کیونکہ خود اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔ یعنی جو زمانہ ہے یہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے۔ پس تم جب زمانہ کو گالیاں دو گے تو وہ اللہ ہی کو گالیاں دو گے۔ ہر قسم کی احتیاط آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھا دی ہے اور راہ کے ہر خوف سے آگاہ فرما دیا ہے، نذیر ہونے کا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ جتنی اچھی حکومت ہو اتنی ہی زیادہ رستوں کے چکر اور خطرات اعلان کے طور پر کئے جاتے ہیں۔ اب دیکھو سڑکوں پر جگہ جگہ اعلان ہوتا ہے کہ گریڈ اب اتنا ہو گیا ہے، یہ نیچے جانے والی ہے، اچانک مڑنے والی ہے۔ اب یہ اوپر چڑھنے والی ہے تو یہ بظاہر خطرات کی باتیں ہیں لیکن نذیر درحقیقت مبشر ہوتا ہے۔ اگر انذار نہ کیا جائے صحیح انذار، جھوٹا انذار نہیں، صحیح انذار نہ کیا جائے تو انسان ہلاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ تبشیر ہی کا ایک دوسرا نام انذار ہے۔

اب آنحضرت ﷺ کی رحیمیت کا ہر درجہ کمال ہے کہ فرمایا مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔ یہ بھی تمہاری خدمت کر رہا ہے صبح کے وقت اذان کی آواز آئے تو لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ بالارادہ وہ ایسا نہیں کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ صبح پو پھوٹے تو اذان دے دے۔ اور اس سے چونکہ تمہیں فائدہ پہنچتا ہے، یہ تمہاری خدمت کرتا ہے تو رحیمیت کے خلاف ہے کہ تم مرغ سے بھی کوئی بُرا سلوک کرو۔

ایک ترمذی ابواب الصید میں روایت ہے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے سدھائے ہوئے شکاری کتے سے شکار کرنے کے بارہ میں پوچھا۔ حضورؐ نے فرمایا: جب تم نے اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہے تو اس شکار کو کھاؤ جو اُس نے تمہارے لئے پکڑ رکھا ہے اور اگر اُس نے اس میں سے کچھ کھالیا ہے تو تم نہ کھاؤ“۔ کیونکہ کتے کے کھانے سے کچھ زہریلا مادہ، جراثیم وغیرہ بھی گوشت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ”اگر اُس نے اس میں سے کچھ کھالیا ہے تو تم نہ کھاؤ کیونکہ وہ اس نے اپنے لئے شکار کیا ہے“۔

اب یہ اور بھی حکمت کی بات بیان فرمائی کہ اگر تمہارے لئے شکار کیا ہوتا تو تمہارے لئے روک رکھتا۔ تم نے اگر کتوں کو صحیح سدھایا ہی نہیں اور وہ حرص کر کے شکار خود کھانے لگ جاتے ہیں تو پھر یہ تمہارے لئے شکار نہیں ہے یہ ان کا اپنا شکار ہے۔ ”مَیں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں تو کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا اور دوسرے کتوں پر تو تم نے اللہ کا نام نہیں لیا تھا“۔ (ترمذی۔ ابواب الصید) یعنی کوئی پتہ نہیں کس کتے نے منہ مارا ہے۔ تو تقویٰ اختیار کیا کرو اگر تمہیں پتہ ہو کہ جس کتے نے شکار پکڑا ہے اور تمہاری خاطر روک رکھا ہے۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا گیا ہے تو پھر وہ تمہارا خادم ہے اور اس کا ان معنوں میں رحیمیت سے تعلق ہے کہ وہ تمہاری خدمت کرتا ہے پھر اس کا بھی خیال رکھو، اسے اچھی طرح سکھاؤ پڑھاؤ۔

ایک یہ حدیث ہے یہ غلطی سے اس میں آگئی ہے منہ پر مارنے اور دانت پر داغنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے رحمانیت سے تعلق رکھتی ہے یا رحیمیت سے مگر رحم سے بہرحال تعلق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنا چاہئے کیونکہ حضرت عبداللہ بھی صحابی تھے اور حضرت عمر بھی صحابی تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو اپنی بلّی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلّی کو قید کئے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی اس پر وہ عورت دوزخ میں چلی گئی۔ اس نے نہ تو بلّی کو کچھ کھانے کو دیا نہ پینے کو بلکہ اسے قید کئے رکھا، نہ ہی اسے آزاد چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا سکتی۔ (بخاری کتاب حدیث الانبیاء)

اب اس حدیث کی رحیمیت سے ایک تعلق ضرور ہے وہ ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے جانور جتنے بھی پیدا کئے ہیں ان کو انسان کا محتاج نہیں بنایا۔ وہ محنت کرنے کے لئے آزاد ہیں اور جتنی محنت کرتے ہیں وہ اپنے رزق کا سامان کر ہی لیتے ہیں۔ انسان جو جانوروں کو لومڑیوں کو، بلیوں کو، کتوں کو روٹی ڈالتا ہے یا پرندوں کو تو اس پر انحصار نہیں ہے ان کی زندگی کا، ان کو اللہ نے بہرحال دینا ہی دینا ہے۔ اس لئے اس نے اگر بلّی کو قید کر کے رکھا تو خدا نے جو اس کے اندر رزق حاصل کرنے کے لئے محنت کا جذبہ پیدا کیا ہے وہ اس سے محروم رہ گئی اور قید ہونے کی وجہ سے بھوکی مر گئی۔ تو اس وجہ سے اس عورت کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔

حضرت انس کی ایک روایت بخاری کتاب الحج ابواب العمرۃ میں بیان ہوئی ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے (حج کے سفر میں) ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جا رہا ہے۔ آپؐ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل (حج کے لئے) جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ اس طرح اپنے آپ کو دکھ اور تکلیف دے اور آپؐ نے اس بوڑھے کو ارشاد فرمایا کہ سواری پر بیٹھ جاؤ۔ (بخاری۔ کتاب الحج ابواب العمرة من نذر المشی الی الکعبۃ)

اب اس کا ایک باریک تعلق ہے رحیمیت سے۔ یعنی خدا کی خاطر مشقت اور محنت کرنا اس کی رحیمیت کو انگیخت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے رحیمیت کا مطالبہ کرتا ہے اور ایک طاقت سے بڑھ کر تکلیف ڈالنا یہ رحیمیت کو نہیں بلکہ ناراضگی کو پیدا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت ہی رحمٰن اور رحیم اور رءوف ہے۔ وہ ان سے اسی قدر محنت کا مطالبہ کرتا ہے جتنی ان میں طاقت ہے۔ ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی وسعت کے مطابق۔ تم بھی اپنے زیر نگیں لوگوں کو بھی اور اپنے عزیزوں اور اقرباء کو بھی تکلیف نہ دیا کرو۔ اگر تم میں طاقت ہی نہیں ہے وہ کام کرنے کی۔ تو بوڑھا یہ گناہ کر رہا تھا کہ اپنے بچوں کو بھی تکلیف دے رہا تھا اور خود بھی ضرورت سے زیادہ تکلیف اٹھا رہا تھا۔ پس اس کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے والا نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو جذب کرنے والا تھا۔

جیسا کہ مَیں نے عرض کیا تھا اب یہ روایت اور بھی ابھی باقی ہیں اور پھر سورۃ بقرہ کی وہ آیات بھی رہتی ہیں جو مَیں نے بیان کی تھیں جن میں رحیمیت کا ذکر ہے تو انشاء اللہ یہ مضمون اب آگے تک چلے گا۔ پھر باقی قرآن کریم سے رحیمیت کے ذکر کی آیات نکال کر ان کے متعلق مَیں قرآن کے جس ماحول کے متعلق بیان کیا ہے اس ماحول کو آپ کے سامنے اجاگر کر کے بتاؤں گا کہ یہاں رحیمیت کا کیا تعلق ہے۔

اب آخر پر خطبہ ختم کرنے سے پہلے میں ڈاک کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو مجھے ڈاک ملتی ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ خلاصے بنا کر میرے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ یہ خلاصوں کا رواج اب تک پاکستان میں بھی ہے، کراچی، لاہور وغیرہ، ربوہ اور جرمنی میں بھی ہے لیکن جو براہ راست خط مجھے ملتے ہیں وہ مَیں خود ضرور دیکھتا ہوں، ان کا خلاصہ نہیں بنایا جاتا۔ تو اس لئے یہ خیال کریں کہ اگر میری یہ نیت ہے کہ مَیں خود اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھا کروں تو کچھ اختصار سے کام لیا کریں۔

بعض لطیفے بھی ہوتے ہیں ایک خاتون نے مجھے کوئی پندرہ بیس صفحے کا خط لکھا اور آخر پر لکھا کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اس لئے بہت اختصار سے کام لے رہی ہوں اور آخر پر بات کچھ بھی نہیں نکلی، کچھ بھی بات نہیں تھی۔ نہ شکایتیں تھیں نہ کوئی اور ذکر۔ اپنے خاندانی حالات کا تذکرہ تھا۔ تو یہ

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT
BANGLA TV
EXPORT
MAIL ORDER
SONY
skydigital
ZEE TV

سلوک نہ کریں کہ پھر مجھ دوبارہ خلاصوں کی طرف واپس جانا پڑے۔اگر خلاصہ نکالنا آپ کے لئے دوبھر ہو یعنی چھوٹا خط لکھنا تو بے شک پہلے ایک لمبا خط لکھ لیا کریں، چالیس پچاس صفحے کا،اس کے بعد خود اس کو دیکھیں کہ اس میں کوئی کام کی بات ایسی ہے جو مجھے علم ہونی چاہئے۔ پھر وہ مجھے بتائیں تو آپ کے خط کا خلاصہ آپ کے ہاتھ کا نکلا ہوا مجھے پہنچ جائے گا۔

اور دوسرے یہ کہ شادی بیاہ کے جھگڑوں میں، ساس سے شکایت میں، نندوں سے شکایت میں ،خاوند سے یا بیوی سے شکایت میں مجھے کوئی تفصیل نہ لکھا کریں کیونکہ جو بھی آپ تفصیل لکھیں گے وہ یکطرفہ ہے اور بڑا ظلم ہے اگر میں یکطرفہ بات سن کر اس پر اعتبار کرلوں۔ تو وہ سارے خطوط میں مجبوراً امور عامہ کو یا دِوسرے اداروں کو جنہوں نے تحقیق کرنی ہے ان کی طرف مارک کر دیتا ہوں۔ وہ ان کو دیکھتے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں۔ تو کیا فائدہ اتنے لمبے خطوط لکھنے کا۔ یہ لکھا کریں کہ ہماری فلاں سے یہ ایک شکایت ہے دعا کریں کہ اللہ ہم دونوں میں سے جو غلطی پر ہے اس کو ٹھیک کر دے اور یہ شکایتیں رفع ہوں۔ اور جو اپنے شکایتی خطوط کی تفصیل ہے وہ بے شک متعلقہ ادارہ کو، باہر کی جماعتیں ہیں تو وہاں سیکرٹری امور عامہ کو یا سیکرٹری اصلاح وارشاد وغیرہ کو دے دیا کریں اور پھر وہ جو چاہیں تحقیق کرنے کے بعد خود اس تحقیق کا خلاصہ مجھے دیا کرتے ہیں اور پھر مَیں فیصلہ کر سکتا ہوں کہ کس فریق کی بات سچی تھی اور کس کی جھوٹی تھی۔

ایک اور بھی سلسلہ چل پڑا ہے بعض لوگوں نے کمپیوٹر میں خط ڈالے ہوئے ہیں اور ایک ہی مضمون ہے اور روزانہ کمپیوٹر سے وہ خط نکلتا ہے اور مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اب میں پڑھ پڑھ کے حیران ہو گیا ہوں کہ اس روزانہ کے کمپیوٹر کے ڈالے ہوئے سے مجھے کیا فرق پڑے گا کیونکہ دلی جذبات تو پہنچتے نہیں کیونکہ کمپیوٹر نے ایک نوکر بن کے وہ چیز مجھے پہنچا دی ہے۔ لیکن ذرا ٹھہر ٹھہر کے آرام سے لکھا کریں اور بہتر یہی ہے کہ کمپیوٹر میں ڈالنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے لکھا کریں یا ٹائپ کرنا ہو تو کمپیوٹر میں ٹائپ کروا لیا کریں لیکن مختصر، مطلب کی بات کریں۔ یہ نہ ہو کہ پچیس صفحے کا خط ہو اور آخر پر ہو ''آمدم برسر مطلب'' کہ اتنی لمبی تحریر کے بعد اب میں اپنے مطلب کی بات بیان کرتا ہوں تو آمدم برسر مطلب کو خط کے شروع میں بیان کر دیا کریں باقی خط کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

بعض لوگ ایک خط لکھ کر اس کی فوٹو کاپیاں کروا لیتے ہیں اس پر صرف تاریخ نہیں لکھتے وہ اپنے ہاتھ سے تاریخ ڈالتے ہیں گویا کہ انہوں نے ہر خط نیا لکھا ہے تو ہمیں سمجھ تو آ ہی جاتی ہے کیا فائدہ اس کا؟ اس لئے دھوکہ اسے دیں جسے دے سکتے ہیں بلکہ اس کو بھی نہ دیں۔ یہ فضول بات ہے۔ دعا کی تحریک کے لئے دل کا جذبہ ہے جو ضروری ہے اگر دل کا جذبہ کسی طرح پہنچ جائے تو خواہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ پہنچے یا مہینہ میں ایک دفعہ پہنچے اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ورنہ ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گھنٹے میں خط میں ڈھونڈتا رہتا ہوں کہ اصل مطلب کی کیا بات ہے۔ تو مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ انشاء اللہ اصل مطلب کی بات پہلے کیا کریں گے۔ اب اس کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

✡✡✡......✡✡✡......✡✡✡

بقیہ: وفات مسیح موعود از صفحہ نمبر ۴)

دعاؤں، عقدِ ہمت، اپنے اقوال واحوال اور اعمال و افعال سے اس کی آبپاشی کر کے اس کی جڑیں مضبوط پا کر ملأ اعلیٰ سے جا ملتے ہیں۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ اور سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ پر تدبر کرو۔ یہ آیت اور سورہ کریمہ دو بڑی گواہ میرے اس کلام پر ہیں۔

ہمارے نبی کریم ﷺ متمم مکارم الاخلاق اور انسانی شخصی اصلاح، معاشرت و خانہ داری، اپنے و بیگانے سے تعلقات کیسے چاہئے۔ عبادات و معاملات سیاست و تمدن اور اطاعت اولی الامر وغیرہ وغیرہ کی اصلاحات کے لئے دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ مگر اصل اصول آپ کی تعلیمات کا ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' تھا۔ جب یہ مضمون مکہ و مدینہ اور ان کے نواحی میں قائم ہو گیا تو داعی اجل کو لبیک کہہ دی۔ ایک لاکھ چالیس ہزار کے مجمع حجۃ الوداع میں ''اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ'' پکار کر۔۸۱ روز بعد اس دنیا سے کوچ کر دیا۔ مگر جو بیج بویا تھا اس کا وہ درخت بنا جس نے پہلے تمام عرب پر اپنا سایہ کر دیا اور یہ واقعہ دنیوی تاریخ میں سپر نیچر کا رنگ رکھتا ہے کیونکہ تاریخ کے صفحہ پر ایسا عملی رنگ کسی مصلح کے زمانہ کا نظر نہیں آتا۔

خیر بہرحال اب دشمن جلسے کریں اور خوشیاں منائیں۔ پہلی زبردست قدرت الٰہیہ اور نصرت الٰہیہ کو تو دیکھ چکے ہیں اور دوسری قدرت کا تماشا دیکھیں۔ اب یہ درخت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسے محفوظ رہا ہے ویسا ہی اب پھولے گا اور پھلے گا۔ اگر ہم میں ان کو کارکن لوگ تھوڑے نظر آتے ہیں تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذاہب کے رو سے صحابہ کرامؓ میں فقہاء کتنے تھے ان کی تعداد دکھائیں۔ اور خالد بن ولید جیسے سپاہی کتنے تھے ان کی تعداد پیش کریں اور قدرت کا نمونہ دیکھیں۔

برادران! وفات مسیح کا مسئلہ بھی منجملہ عجائبات الٰہیہ و اسرار خداوندی کے ہے کیونکہ ہمارے امام علی نبینا محمد وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے ایام زندگی میں مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام پر اپنی تعلیمات میں زور دیتے ہی رہے۔ اور اپنی پرزور تقریر و تحریر و عقد ہمت سے اس مسئلہ کو اجلی بدیہیات سے کر کے دکھایا۔ اور ہزارہا قلموں اور تقریروں کے سامنے یہ جری اللہ آخر فتح مند ہوا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ آمین۔ اور آپ کی وفات کے بعد معاً آپ کے احباب پر اسی مسئلہ وفات مسیح کے بارہ میں ہی دشمن نے حملہ کر دیا۔ الٰہی تیری پاک ذات بڑے بڑے عجائب کا سرچشمہ ہے۔ ایک عقلمند، عاقبت اندیش اور خدا ترس دنیا کے بے ثبات ایام زندگی کو دیکھنے والا کیسے کیسے سبق سیکھ سکتا ہے اگر توفیق بھی اس کی دستگیر ہو۔ ہمارے مخالف جلد بازو! کچھ تو صبر سے بھی تم کام لیتے۔ تم نے پہلی قدرت کا نمونہ دیکھا تھا، دوسری کے لئے صبر کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہی صبر کے اجر انشاء اللہ تعالیٰ رکھے ہیں۔ والحمدللہ ربّ العالمین۔

کیا تمہیں خبر نہیں کہ ہمارے امام نے انتقال کیا اور ظاہر ہے کہ رئیس جماعت اور ان کا امام جب انتقال کرتا ہے تو اس کی جماعت کو نفس اس واقع سے کیا ابتلا آتا ہے۔ اور دشمن بھی مانتا ہے کہ یہ واقعہ بے ریب ہمارے لئے رنج دہ واقعہ ضرور ہے۔ مگر ہم نے اس پر صبر سے کام لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللهم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیرا منها و عضنا خیراً منها۔ مگر تم نے ہماری تعزیت پر سوانگ بھرے۔ تمہارے پروفیسر اور صوفی نے سوانگ بھرنے والوں کو اعزازی خطاب خادم دین کا دیا۔ تمام دنیا میں برے یا بھلے مرے ہیں اہل اسلام کی تعلیمات میں کیا تم نے یہ تعلیم کہیں پڑھی ہے؟ کہ یہ طریق تعزیت کب سے معمول اہل اسلام ہوا؟ اور کس نے اس کی ابتدا سے مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً کا تمغہ لیا؟

عزیزان! اللہ تعالیٰ کے تمام کام بے ریب حق و حکمت سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کے ہر ایک کام میں اس کی ربوبیت و رحمانیت و رحیمیت اور مالکیت جوش زن رہتی ہے۔

ہر بلا کاین قوم راحق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

ہاں تعلیم و عملدر آمد اور متبعین پر جو اثر اس تعلیم و عمل و در آمد کا ہوتا ہے وہی عاقبت اندیش انسان کے لئے آخری کامیابی کا میعار ہوا کرتا ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء جلد ۷ شمارہ نمبر ۶۔۷ صفحہ ۲۵۷ تا ۲۶۸)

اعلان

ربوہ (پاکستان) کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ان پر ابھی تک مکان تعمیر نہیں کئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کے لئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ موقعہ پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں۔ قبضہ کے بغیر آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے کیونکہ یہ کالونیاں مشترکہ کھاتہ میں بنائی گئی ہیں۔ لہٰذا فوری طور پر ان پلاٹس پر قبضہ ضروری ہے۔

۲۔ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹس خرید کرنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ سے مشورہ اور راہنمائی ضرور حاصل کر لیا کریں تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

We are happy to inform you that now we are
Microsoft certified professional IT training center
with all facilities of Microsoft certifications, all updates and testing center.
We have hostel with German and Pakistani food facilities.
Note: Ask about for special discounts for Ahmadi students.
For more informations and registration contact:
Microsoft certified professional IT training Center
Mansoor khalid , Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359
E-mail:profiittranicenter @ yahoo.de
www.it-professional-trainings.itgo.com (German)
www.profi-it-trani-center.via.t-online.de (English)
چھٹیوں کے دوران MCSE2000 اور MCDBA کلاسز کا اجراء، طلباء کے لئے خصوصی رعایت

عظمتِ خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ
اور
فتنہ پرداز منکرین خلافت کو انتباہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تحریرات کی روشنی میں)

(محمود مجیب اصغر)

خلیفہ اور منکرین خلافت

"ان رکوعوں (سورۃ النور رکوع ۴، ۵۔ ناقل) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک نور معرفت کا ہوتا ہے جس سے بھلے برے کی تمیز ہوتی ہے۔ وہ نور ان گھروں میں ہوتا ہے جن گھروں میں صبح وشام اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے۔ وہاں جو لوگ رہتے ہیں وہ تاجر ہیں۔ ان کے گھر چھوٹے ہیں مگر کسی دن اللہ ان گھروں کو بڑا بنادے گا۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ صدیق ہے پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ اس کے شائع کرنے والے تھے۔ پھر حضرت علیؓ جن سے سچے روحانی علوم دنیا میں پہنچے۔ مَیں نے بلاواسطہ حضرت علیؓ سے قرآن کے بعض معارف سیکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان رکوعوں میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ انصار میں خلافت نہ ہو گی بلکہ مہاجرین میں۔ پھر بتایا کہ ان کا مقابلہ مسلمان بھی کریں گے اور کفار بھی۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کی مخالفت اسی طرح ہوئی۔

بعض لوگ خلافت کے قائل نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی مثال دی کہ ایک کلّر کے بخارات کو پانی سمجھے۔ دوسرے وہ شریعت کے سمندر میں بھی ہو کر مقابلہ کریں گے۔ انجام یہ کہ چرند پرند ان کا گوشت کھائیں گے۔

خلفائے راشدین میں سے حضرت ابو بکرؓ کے لئے بہت مشکلات تھے۔ لشکر حضرت اسامہؓ کے ساتھ روانہ کر دیا گیا تھا۔ ادھر عرب میں جا بجا بغاوت پھیل گئی۔ مکہ میں لوگ آمادۂ بغاوت تھے کہ وہاں ایک عقلمند انسان پہنچ گیا کہ تم ایمان لانے میں سب سے پیچھے تھے اب مرتد ہونے میں سب سے پہلے ہو۔ تو اس پر وہ باز آئے۔

﴿اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (النور:۴۹) میں جس گروہ کا ذکر ہے وہ نہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں تھا، نہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں، نہ حضرت عثمانؓ و علیؓ کے زمانہ میں غرض کبھی مظفر و منصور نہیں ہوا مگر دوسرا فریق ﴿سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ (البقرہ:۲۸۶) کہنے والا مظفر و منصور رہا۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرما دیا ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (البقرہ:۶)"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۷/جولائی ۱۹۱۱ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۲۳)

خلیفہ پوری قوم کا مطاع ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اگرچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کو "خلیفۃ المسیح" مقرر فرمادیا پھر بھی بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اصل جانشین "صدرانجمن احمدیہ" ہے جو حضورؑ نے قائم فرمائی تھی اور خلیفۃ المسیح کی حیثیت صرف ایک Figure Head کی ہونی چاہئے۔ اس قسم کا فتنہ پیدا کرنے والوں اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے ان الفاظ میں تنبیہات فرمائیں:۔

"تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ مَیں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ میں اپنے مرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں .... میرا فیصلہ یہ ہے کہ **قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے (اور یہ دونوں خادم ہیں**۔ انجمن مشیر ہے اس کا رکھنا خلیفہ کے لئے ضروری ہے۔

جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے اصل حاکم انجمن ہے وہ توبہ کرے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو مَیں اس کے بدلے تجھے ایک جماعت دوں گا۔

کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملّا بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور مَیں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ **بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے**"۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول۔ مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

اس تنبیہ کے بعد ایسے تمام لوگوں نے حضرت خلیفہ اولؓ کی تجدید بیعت کی لیکن اس کے باوجود نفاق کی باتیں دہرانے اور پروپیگنڈا کرنے سے باز نہ آئے۔ ان کا یہی مؤقف تھا کہ خلیفہ کو معزول کر کے انجمن کی بالادستی قائم کی جائے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۹ء کے خطبہ عیدالفطر میں جلالی رنگ میں فرمایا:

"خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا

....

تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس طرح ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو.........

مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مَیں تمہارا ساتھ دوں گا۔ مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھالو گے۔ اگر مَیں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو اور دعا کرو۔ مَیں فروری، گویا نو ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں۔ اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو، اس پر رحم کرو۔ اگر مَیں نے کسی کا مال کھایا تو مَیں دس گنا دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ اگر مَیں نے کسی سے طمع کیا ہے تو مَیں لعنت کر کے کہتا ہوں کہ ایسا آدمی ضرور بول اٹھے.........".

خلیفہ کی کامل اطاعت

"ایک اور غلطی ہے۔ وہ طاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔ یہ لفظ نبی کریم ﷺ کے لئے بھی آیا ہے۔ "وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي الْمَعْرُوْفِ"۔ اب کیا لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے؟ اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت میں طاعت در معروف لکھا ہے۔ اس میں ایک بھید ہے۔ مَیں تم میں سے کسی پر ہرگز بدظن نہیں۔ مَیں نے اس لئے ان باتوں کو کھولا ہے تا ہم میں سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے

....

مَیں ایسے لوگوں کو جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شاید وہ سمجھیں۔ پھر سمجھ جائیں، پھر سمجھ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں۔

مَیں اخیر میں پھر کہتا ہوں کہ آپس میں تباغض و تحاسد کا رنگ چھوڑ دو.........

اب مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ باتیں تمہیں ماننی پڑیں گی۔ طوعاً و کرہاً اور آخر یہ کہنا پڑے گا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ جو کچھ میں کہتا ہوں تمہارے بھلے کے لئے کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں راہ ہدایت پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین"۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ ۱۹۷-۱۹۸)

خطاب جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۱۱ء کے موقع پر آپ نے انہی تنبیہات اور نصائح کو ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا۔ فرمایا:

"مَیں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے۔ میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ اب جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ رِدا پہنا دی ہے مَیں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور سخت ناپسند کرتا ہوں۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازع کا موجب ہوں.........

تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی میرے دل پر کیا گزرتی ہے؟ تم اس درد سے واقف نہیں۔ تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے جو مجھے ہوتی ہے۔ مَیں یہ چاہتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا کہ مَیں تمہارے اندر کسی قسم کے تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں۔ بلکہ مَیں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾۔

.... مَیں پھر تمہیں کہتا ہوں جو سنتا ہے وہ سن لے اور وہ دوسروں کو پہنچا دے کہ جھگڑا مت کرو۔ ہم مر جائیں گے پھر تمہیں بہت بے موقعے جھگڑے کے ہیں۔

تم سمجھتے ہو مَیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح آسانی سے خلیفہ بن گیا ہوں۔ تم اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کر سکتے ہو اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ مَیں اس بوجھ کو برداشت کر سکا۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف، محسوس بھی کر سکے۔ **کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو پھر آرام کی نیند سو سکتا ہے**.........

مَیں اس مسجد میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی ہرگز خواہش نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس نے آپ، نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔ مَیں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے مَیں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔

تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا اس سے پہلے اپریل تک مَیں اسے مولوی محمد

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

علی کو دے دیا کرتا تھا مگر کسی کو غلطی میں نہ ڈالا۔ اور اس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔تب مَیں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا کہ مَیں دیکھوں یہ کیا کر سکتے ہیں۔ ایسا کہنے والوں نے غلطی کی، نہیں، بے ادبی کی۔اسے چاہئے کہ وہ توبہ کرلے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کرلے۔اب بھی توبہ کرلیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کریں گے تو ان کے لئے اچھا نہ ہوگا.........۔

تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو، آگاہ کردو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ جانے دو......... **خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں، یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے**۔.........پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا، ہاں تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ **خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا**۔اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔اس معاملہ کو خدا کے حوالے کرو۔ تم مجھے معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مَیں تم میں سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا ہے۔ مجھے یہ لفظ دُکھ دیتا ہے جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے، دستوری حکومت ہے۔......... مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں کہ ایران میں پارلیمنٹ ہوگئی اور دستوری حکومت کا زمانہ ہے۔ انہوں نے اس قسم کے الفاظ بول کر جھوٹ بولا، بے ادبی کی.........۔

خوب یاد رکھو اور سن لو: میری امانت، دیانت کی حفاظت تم سے نہیں ہو سکتی اور کوئی بھی نہیں کر سکتا ....۔ مجھے تم میں سے کسی کا خوف نہیں اور بالکل نہیں۔ہاں مَیں صرف خدا ہی کا خوف رکھتا ہوں۔ پس تم ایسی بدگمانی نہ کرو اور توبہ کرو۔ اگر ہمارا گناہ ہے، ہمارے ذمہ رہنے دو۔اگر مَیں غلطی کرتا ہوں اس بڑھاپے اور اس عمر میں قرآن مجید نے نہیں سمجھایا تو پھر تم کیا سمجھاؤ گے؟

میری حالت یہ ہے کہ بیٹھتا ہوں تو پیر دُکھی ہوتے ہیں۔ کھڑا ہوتا ہوں تو محض اس نیت سے کہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے۔ مَیں نہیں جانتا میرا کتنا وقت ہے.........۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ پھر کہنے کا موقعہ ملے گا یا نہیں؟ موقع ہو تو توفیق ہو یا نہ ہو اسلئے مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ تم کو حق پہنچا دوں۔ پس میری سنو اور خدا کے لئے سنو۔اسی کی بات ہے جو مَیں سنانا چاہتا ہوں، میری نہیں، کہ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران:۱۰۴) (بحوالہ سوانح فضل عمر حصہ اول صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۴)

خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا کام ہے

منکرین خلافت کو اتمام حجت کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جون ۱۹۱۲ء میں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا اور اس میں مسئلہ خلافت کی وضاحت کے علاوہ منکرین خلافت کو ان الفاظ میں تنبیہات و نصائح فرمائیں:۔

"مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا، کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا ﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَه﴾ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مسفك الدماء ہے۔ مگر انہوں نے اعتراض کرکے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو مَیں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ اور اگر اباء اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند اسے ﴿اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ﴾ کی طرف لے آئے گی.........

ان کی (حضرت داؤد کی۔ ناقل) مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعے پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کرکے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضوان اللہ علیہم کو خلیفہ بنایا۔ رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔

مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے.........اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں، تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ مَیں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ **پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ مَیں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِدا کو مجھ سے چھین لے**.........."۔

پھر فرمایا:

"مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف.....کرتا ہے، تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔

بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ مَیں نے سنا ہے کہ مَیں تو آپ کی لونڈی ہوں.........میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ میرا فرمانبردار ہے۔ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں، مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں ....

جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا رہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزاروں نالائقیاں مجھ پر تھوپو، مجھ پر نہیں، یہ خدا پر لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ یہ لوگ ایسے ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں .... مَیں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ **خلافت کیسری کی دکان کا سوڈاواٹر نہیں ہے**۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ **مَیں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کردے گا**۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں، تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔

دیکھو! میری دعائیں عرش میں سنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو، توبہ کرلو......... تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا"۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ ۲۰۵،۲۰۷)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا معرکۃ الآراء نوٹ:

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔اے نے اپنی آنکھوں سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کو قریب سے دیکھا اور آپ نے استحکام خلافت کے لئے جو عظیم الشان جدوجہد فرمائی اس کا مشاہدہ کیا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول کی وفات پر آپ نے کیا ہی خوب لکھا،

"اے جانے والے تجھے تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو کہ تُو نے اپنے امام و مطاع مسیح کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا! اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوان یار کا ہار پہن کر جنت میں ابدی بسیرا کر"۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ ۳۵۸)

نیشن نیشن

NTN
NATION

نیشن نیشن

کی جانب سے منفرد پیشکش۔ موسم گرما کا تحفۂ خاص

یورپ بھر کی خواتین کے لئے خوشخبری

دیدہ زیب، خوبصورت، ہاتھ کی کی گئی ملتانی کڑھائی کے ساتھ کاٹن اور لان کے سوٹ

آپ کی سوچ سے بھی کم قیمت پر گھر بیٹھے حاصل کریں

تھری پیس سوٹ (شلوار، قمیص، دوپٹہ)

ان سلے سوٹ کی قیمت 39 DM

سلے سوٹ کی قیمت 49 DM

Tel: 00 49 511 3730129
Fax: 00 49 511 9649709
E.Mail: NTN777@ web.de
Chemnitzer Str 1
30179 Hannover (Germany)

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں
صوبائی تربیتی جلسہ کا بابرکت انعقاد

دیہی گورنمنٹ کے سربراہ کی شمولیت اور جماعتی کارکردگی کو خراج تحسین

(عبدالرحمٰن خان ۔ مبلغ سلسلہ مروگورو۔ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ نے قادیان دارالامان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے ملک کے ایک ساحلی علاقہ کے گاؤں میں جو Kilwa کے علاقہ میں ہے اور تنزانیہ کے جنوبی طرف واقع ہے وہاں پر بھی مسیح موعودؑ کی تبلیغ پہنچی اور مخالفین نے ماننے والوں کو اس قدر تنگ کیا کہ ان نومبایعین کو جان سے بھی مارنا چاہا۔ وہاں سے احمدیوں نے پیدل چل کر ہجرت کی اور وہاں سے ۲۵۰ کلومیٹر دور جا کر ڈھوٹومی (Duthumi) میں آباد ہونے لگے۔ ان پہلے احمدی احباب میں سے دو بزرگ Muhammad Munungu اور شیخ صالح مبارکو ہیں جو اس صوبہ کے پہلے مولوی تھے اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں زندہ ہیں اور اس صوبائی جلسہ میں شامل تھے۔ یہ جماعت ۱۹۶۰ء سے قبل قائم ہوئی تھی۔

Duthumi کے احمدی احباب بہت محنتی ہیں۔ یہاں پر کئی مُلکی جلسے بھی منعقد کئے گئے تھے اور محترم مولانا محمد منور صاحب مرحوم، مولانا جمیل الرحمٰن صاحب اور کئی اور مبلغین یہاں دورے پر جاتے رہے ہیں۔ یہ گاؤں بہت زرخیز ہے اور یہاں چاول اور مکئی اور طرح طرح کے پھل اگائے جاتے ہیں۔

جلسہ کی تیاری

یہاں کی جماعت کے خدام، اطفال، انصار، ناصرات اور خواتین نے ہر طرح سے محنت کر کے جلسہ کی تیاری مکمل کی تھی۔ ہر ایک نے چندہ ادا کیا تھا۔ Masai لوگوں میں سے بھی ایک بکرا اس جلسہ کے لئے ملا تھا۔ کسی نے چاول، کسی نے بکرا، کسی نے پیسے دئے تو اس جلسہ کی تیاریاں مکمل کیں بالکل اسی طرح جس طرح ربوہ اور قادیان میں احباب جماعت خوشی خوشی سے جلسہ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں۔

ہمیں وہ وقت یاد آتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان دارالامان میں لنگر خانہ جاری فرمایا تھا اور ہر جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کے لئے کھانا پکتا تھا۔ اسی مقدس نقش قدم پر چلتے ہوئے Duthumi گاؤں کے احباب نے دونوں دن کھانا پکایا اور جلسہ کے بعد تک یہ برکتیں جاری رہیں۔ جلسہ کے اس کھانے میں سے گاؤں کے کئی سو کی تعداد میں غیر از جماعت غریب لوگوں اور بچوں کو بھی جلسہ کے دنوں میں کھانا ملتا رہا۔ اس طرح سے ہزاروں میل دور رہ کر اس گاؤں کے لوگوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت لنگر خانہ کا فیض پہنچتا رہا۔

جلسہ گاہ

آموں کے باغ کے کھلے میدان میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا اور آموں کے درختوں کے نیچے بچھونے بچھا کر ٹھنڈے سایوں میں بیٹھ کر سامعین جلسہ کی کارروائیوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ درختوں کے اوپر کئی لاؤڈ سپیکرز لگائے گئے تھے۔ جلسہ کی تمام کارروائی پورے گاؤں میں سنائی دیتی رہی۔

مہمانوں کا قیام

دو گاڑیوں پر بیسیوں مہمان اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دارالسلام اور موروگورو صوبے کے مختلف علاقوں سے آئے۔

مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج، عبدالرحمٰن خان صوبائی مبلغ اور کئی اور مہمان احمدیہ مسجد میں سوئے تھے اور احباب نے اپنے اپنے گھروں سے چادریں اور گدّے (Mattreses) دئے۔ نیز مچھر دانیاں بھی مہیا کیں۔

مستورات اور ناصرات سر پر بالٹیوں میں دور دور سے پانی بھر کر لاتی رہیں تاکہ مہمانوں کی خدمت کریں اور اس خدمت میں یہ بھی پیچھے نہ رہیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں پانی کی قلت ہے۔

پہلے دن کا اجلاس

حسب پروگرام ۱۱ر نومبر ۲۰۰۰ء جو کہ ہفتہ کا دن تھا ۱۰ بجے صبح کے وقت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ صدارت مکرم سلیمان کزیمہ صاحب صدر جماعت موروگورو نے محترم امیر صاحب کی موجودگی میں کی۔ تلاوت قرآن کریم معلم ہاشم راشدی نے کی۔ اس کے بعد محترم مولانا مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج نے اطاعت، دعوت الی اللہ اور مالی قربانی کے نکات پر مدلل تقریر کی۔

بعدہ مکرم امیری عبیدی کلوتا صاحب (ابن مکرم امری عبیدی کلوٹا صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ) نے ''اطاعت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس وقت مکرم امیری عبیدی کلوتا صاحب اپنے مرحوم باپ کے نقش قدم پر چل کر جماعت تنزانیہ کے نائب امیر کی حیثیت سے خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔

ان کے بعد Mzee Mweshehe Juma جو کہ Mkuyuni جماعت کے صدر ہیں۔ انہوں نے ''خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم سلیمان کزیمہ صاحب جو کہ موروگورو ٹاؤن کی جماعت کے صدر ہیں انہوں نے ''احمدیت کی سچائی'' کے موضوع پر تقریر کی۔

ان کے بعد Mzee Habibu Muhamed نے جو کہ موارازی جماعت کے صدر کی حیثیت سے اس جلسہ میں شامل تھے ''مسیح کی آمد ثانی'' کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر پر دیہی گورنمنٹ کے سربراہ جو اپنے وفد کے ساتھ اس جلسہ میں شامل تھے انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعت امن پسند ہے اور بنی نوع انسان کی فلاح اور بہبود کے لئے ہر طرح کی کوششیں کرتی ہے۔ موروگورو ٹاؤن میں دو ہسپتال قائم کئے ہیں اور اس گاؤں کے لوگوں کو بھی ان ہسپتالوں سے خوب فائدہ ہوتا ہے اور دعا کی کہ جماعت کو خدا تعالیٰ مزید توفیق دے تا بنی نوع انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمات کرتی چلی جائے۔

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جو شام تک جاری رہی۔

آخر میں دعا کے ساتھ جو کہ محترم امیر صاحب نے کروائی یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس میں مسائی قوم (Masai) کے کئی افراد موجود تھے۔ مسائی وہ افریقی قوم ہے جو مذہب اور Civilisation سے بہت دور ہیں لیکن ان کی تربیت کرنے سے وہ بہت مفید انسان بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی حقیقی اسلام کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔

دوسرا دن، پہلا اجلاس

۱۲ر نومبر کی صبح نو بجے جلسہ کا آغاز حسب دستور تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو معلم مبارک عبدالرحمٰن نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم ناصر Munungo صاحب نے نظم پڑھی۔ ڈھوٹومی جماعت کے مقامی معلم، معلم حمزو حسین نے ''تقویٰ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد موروگورو صوبے کے سب سے پہلے لوکل مبلغ جو Kilwa سے آئے تھے یعنی شیخ صالح مبارو کو نے ''ڈھوٹومی میں احمدیت کا آغاز'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ چونکہ اس پورے صوبہ کے سب سے پرانے احمدی ہیں اس لئے ان کی تقریر بہت اہمیت کی حامل تھی۔

معلم علی مہدی آف بورونڈی (Burundi) جو اس وقت ڈھوٹومی میں معلم ہیں انہوں نے ''دعوت الی اللہ اور ہمارے فرائض'' کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار صوبائی مبلغ عبدالرحمٰن خان نے احباب جماعت کی خدمت میں بعض نصائح پیش کیں جس کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن، دوسرا اجلاس

نمازوں اور طعام سے فارغ ہو کر مکرم امیری عبیدی کلوٹا صاحب کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم معلم مبارک عبدالرحمٰن نے کی۔ اس کے بعد مکرم سعیدی مانورو (Manoro) صاحب نے ''تنزانیہ میں احمدیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ صاحب تنزانیہ کے پرانے احمدی احباب میں سے ہیں۔

ان کے بعد مسائی قوم کے ایک نومبائع انس نامی نے ''مَیں کیوں احمدی ہوا''۔ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس وقت سامعین میں بہت مسائی لوگ موجود تھے جو اس نوجوان کی تقریر سے بہت خوش ہو رہے تھے۔ بعد ازاں معلم عمرانی صاحب جو تنزانیہ جماعت کے سب سے پرانے لوکل معلم ہیں انہوں نے ''احمدیت کی ترقی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ Bwakila Chini کے گاؤں میں مقیم ہیں اور بہت مشہور معلم ہیں۔

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب، موروگورو کے صوبائی مبلغ اور دیگر معلمین نے سوالوں کے جواب دئے۔ یہ سلسلہ شام تک چلتا رہا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موروگورو کا صوبائی جلسہ دور دراز کے اس گاؤں Duthumu میں بہت خوشیوں کے ساتھ منعقد ہوا۔ پہلے دن کی حاضری ۳۰۰ تھی لیکن دوسرے دن کی حاضری ۴۰۰ کے قریب تھی جن میں مسائی قوم کے لوگ کافی تعداد میں موجود تھے۔

وفود

حاضر ہونے والے احباب دارالسلام، مکویونی (Mkuyuni)، Mwarazi، ibuko، Kilosa اور موروگورو ٹاؤن سے آئے ہوئے تھے۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تربیتی جلسوں کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو برکتوں سے نوازے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (منیجر)

Money Matters
Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans, Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repayments on mortgage or any other loan secured on it

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب
خلیفۃالمسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اُس عظیم خدمتِ اسلام کے لئے جو آپؑ کے سپرد کی گئی تھی، ایک معین ومددگار کے عطا ہونے کے لئے دعا کی تو آپؑ کو ایک فاروق کی بشارت دی گئی جو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کے وجود میں پوری ہوئی۔ چنانچہ آپؑ "آئینہ کمالات اسلام" میں فرماتے ہیں: (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور اُن مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں۔ اس کا نام نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے...... مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جداشدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم ﷺ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے"، "اور جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اُس پر پڑی تو مَیں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے ربّ کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے"۔

ماہنامہ "انصاراللہ" مئی ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں تحریر ہے کہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ حضرت اقدس علیہ السلام کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایک بہت تعلیمیافتہ شخص جو مسلمان کہلاتا تھا میرا اُس سے حضرت نبی کریمؐ کی نبوت کے معاملہ میں مباحثہ ہوا۔ آخر کار اُس نے تسلیم کیا کہ وہ آپؐ کو خاتم النبیین یقین کرتا ہے۔ جب مَیں نے اُس سے دلیل پوچھی تو میرا خیال درست نکلا کہ اُس نے یہ اقرار محض پیچھا چھڑانے کے لئے کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ آپؐ بہت دانا تھے اور چونکہ آپؐ کو علم تھا کہ لوگوں کی عقلیں بہت بڑھ گئی ہیں اسلئے آئندہ ایسا زمانہ نہیں آئے گا کہ لوگ کسی کو مُرسَل یا مہبطِ وحی مان سکیں، اسلئے آپؐ نے (نعوذ باللہ) خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ کردیا۔ یہ سُن کر میرے دل کو سخت صدمہ ہوا کہ یہ شخص بڑا ہی بیباک ہے اور اولیائے کرام کے حالات سے بھی نابلد معلوم ہوتا ہے۔ اُنہی دنوں وہاں کے وزیراعظم نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اشتہار دیا جس میں اُس شخص کے اعتراض کا بیّن جواب تھا۔ مَیں نے یہ اشتہار اُسے دکھایا کہ اس وقت بھی ایک شخص نبوت کا مدعی موجود ہے۔ پھر فوراً اس اشتہار کے مطابق اس امر کی تحقیق کے واسطے قادیان کی طرف چل پڑا اور سفر میں نہایت اضطراب سے دعائیں کیں۔

قادیان میں جہاں یکّہ ٹھہرا وہاں ایک بڑا محراب دار دروازہ نظر آیا جس کے اندر چارپائی پر ایک ذی وجاہت آدمی بیٹھا نظر آیا۔ یکّہ بان نے اُس رشائل مشبہ داڑھی والے شخص کی طرف اشارہ کیا کہ یہی مرزا صاحب ہیں۔ مگر خدا کی شان! اس کی شکل دیکھتے ہی میرے دل میں ایسا انقباض پیدا ہوا کہ مَیں نے یکّے والے سے کہا کہ ذرا ٹھہرو، مَیں بھی تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔ اُس شخص کی شکل ہی میرے واسطے ایسی صدمہ دِہ تھی کہ جس کو مَیں ہی سمجھ سکتا ہوں۔ آخر طوعاً و کرہاً مَیں اُس (مرزا امام الدین) کے پاس پہنچا۔ میرا دل ایسا منقبض اور اُس کی شکل سے متنفر تھا کہ مَیں نے السلام علیک تک بھی نہ کہا کیونکہ میرا دل برداشت ہی نہیں کرتا تھا۔ الگ ایک خالی چارپائی پڑی تھی۔ اس پر مَیں نہایت اضطراب اور تکلیف دِہ کیفیت میں بیٹھ گیا۔ دل میں سخت تحیّر تھا کہ میں یہاں آیا کیوں؟۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ مَیں نے نہایت روکھے الفاظ اور کبیدہ کبیدہ دل سے کہا کہ پہاڑ کی طرف سے آیا ہوں۔ تب اُس نے جواب میں کہا آپ کا نام نورالدین ہے اور آپ جموں سے آئے ہیں اور غالبًا آپ مرزا صاحب کو ملنے آئے ہوں گے؟ بس یہ لفظ تھا جس نے میرے دل کو کس قدر ٹھنڈا کیا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ شخص جو مجھے بتایا گیا ہے مرزا صاحب نہیں ہیں۔ اُس نے ایک آدمی مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجا اور حضرت اقدسؑ نے اُس آدمی کے ہاتھ لکھ بھیجا کہ نماز عصر کے وقت آپ ملاقات کریں۔ یہ بات معلوم کرکے میں معاً اٹھ کھڑا ہوا۔

چنانچہ آپؑ سیڑھیوں سے اترے تو مَیں نے دیکھتے ہی دل میں کہا: یہی مرزا ہے اور اس پر مَیں سارا ہی قربان ہو جاؤں۔

حضرت اقدس نے فرمایا: مَیں ہواخوری کے لئے جاتا ہوں کیا آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گے؟۔ مَیں نے عرض کیا کہ ہاں۔ چنانچہ آپؑ دُور تک میرے ساتھ گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجاویں گے۔ حالانکہ مَیں ملازم تھا اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ پھر مَیں آگیا اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا۔ مومن میں ایک فراست ہوتی ہے۔

راستہ میں مَیں نے اپنا ایک رؤیا بیان کیا جس میں مَیں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کیا حضرت ابوہریرہؓ کو آپؐ کی احادیث بہت کثرت سے یاد تھیں اور کیا وہ آپؐ کی باتوں کو ایک زمانہ بعید تک بھی نہیں بھولا کرتے تھے؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا کہ کوئی تدبیر ہو سکتی ہے کہ جس سے آپؐ کی حدیث نہ بھولے۔ فرمایا کہ وہ قرآن شریف کی ایک آیت ہے جو مَیں تمہیں کان میں بتادیتا ہوں، چنانچہ آپؐ نے اپنا منہ مبارک میرے کان کی طرف جھکایا اور دوسری طرف معاً ایک شخص نورالدین نام میرے شاگرد نے مجھے بیدار کردیا کہ ظہر کا وقت ہے۔

مَیں نے مرزا صاحب کے سامنے اسے پیش کیا کہ کیوں وہ معاملہ پورا نہ ہوا۔ اس پر آپ کھڑے ہوگئے اور میری طرف منہ کرکے ذیل کا شعر پڑھا:

من ذرّہ ز آفتابم ہم از آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

(یعنی میں سورج کا ایک ذرّہ ہوں اور سورج ہی کی بات کرتا ہوں۔ نہ مَیں شب ہوں نہ شب پرست کہ مَیں خواب کی باتیں کروں۔)

پھر فرمایا کہ جس شخص نے آپ کو جگایا تھا اس کے ہم معنی کوئی آیت قرآن کریم کی ہے اور وہ یہ ہے لَایَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْن۔

غرض یہ پہلا بیج تھا جو میرے دل میں بویا گیا اور حضرت مرزا کی سادگی، جواب اور وسعت اخلاق اور طرزِادا نے میرے دل میں ایک خاص اثر کیا۔

آپؓ نے اس پہلی ملاقات میں ہی حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! میری بیعت لے لیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اس معاملہ میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اس پر آپؓ نے عرض کیا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آجائے، سب سے پہلے میری بیعت لی جائے۔ آپؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے، انشاء اللہ آپ ہی کو پہلے بیعت کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ آپؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں: (ترجمہ) وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفّس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام)

پھر فرمایا: (ترجمہ) "مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو رراستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا"۔ (حمامۃ البشریٰ)

......❁......❁......❁......

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بعض منتخب تحریرات ماہنامہ "مصباح" مئی ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:

☆ "ہم مکتب میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہمارے استاد نے ہمیں مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے بھیجا۔ ہم میں ایک لڑکا تھا اُس نے وضو کرلینے کے بعد سب کو مخاطب کرکے کہا یارو کیسی نماز؟ کون نماز پڑھتا ہے، یہ کہہ کر اُس نے اپنی پیشانی ایک کچی دیوار سے رگڑی۔ مٹی کا نشان ماتھے پر نظر آنے لگا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسجد میں نماز پڑھ کر آیا ہے۔ اُس نے ہم سب کو نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے کی اٹکل سکھائی۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑا نامی گرامی چور ہوا...... میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ نماز دل سے پڑھو"۔

☆ "مَیں حضرت صاحب کے زمانہ میں التحیات پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے ہوئے مجھے مثنوی کی ایک حکایت یاد آئی کہ ایک تاجر تھا اور اُس کا ایک طوطا تھا۔ جب وہ ہندوستان آنے لگا تو اس کے دوستوں نے اس سے مختلف فرمائشیں کیں، سو اُس نے اپنے پنجرے میں بیٹھے ہوئے طوطے سے بھی پوچھا کہ تم بھی کچھ کہو۔ اس نے کہا اَور کچھ نہیں، بس میرے بھائی طوطے فلاں فلاں جگہ رہتے ہیں، اُن کو میرا سلام دینا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جب طوطوں کی ڈار سے اُس نے پیغام کہا تو اُن میں سے ایک طوطا گر پڑا۔ تاجر کو بڑا افسوس ہوا۔ سو جب تاجر واپس آیا تو اس نے طوطے سے سارا واقعہ بیان کیا۔ طوطا واقعہ سن کر نیچے گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔ مالک کو افسوس ہوا۔ خیر اُس نے طوطے کو باہر پھینک دیا۔ اتنے میں طوطا اُڑ کر درخت پر جا بیٹھا اور اُس نے کہا: مجھے گویا اس طوطے نے پیغام دیا تھا کہ جب تک موت اختیار نہ کروگے، نجات نہ ملے گی۔

اس واقعہ کو یاد کرنے کے بعد مَیں نے سب انبیاء علیہم السلام کو سلام پہنچایا کہ اے طوطیانِ چمنِ رسالت! میرا تم پر سلام، مجھے بھی کوئی نجات کی راہ بتادو"۔

☆ "ایک مرتبہ ایک موچی میرے پاس فروخت کیلئے جوتی لایا۔ دُور سے تو اچھی معلوم ہوتی تھی۔ جب مَیں نے ہاتھ میں لے کر دیکھا تو اس میں بھراؤ معلوم ہوا۔ مَیں نے کہا: اس میں تو کھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ بوڑھا موچی کہنے لگا کہ میاں کھوٹ نہ کریں تو روٹی کیسے کھائیں، بھلا سچ سے کہیں روٹی ملتی ہے؟۔ مَیں نے کہا کہ تُو اتنا بوڑھا ہوگیا ہے، اب تک تجھ کو جھوٹ ہی کے ذریعہ سے روٹی ملی ہے!"۔

......❁......❁......❁......

ماہنامہ "مصباح" مئی ۲۰۰۰ء میں شاملِ اشاعت محترمہ صاحبزادی امۃالقدوس صاحبہ کی ایک طویل نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

خدا کرے کہ صحبت امام بھی ہمیں ملے
یہ نعمتِ خلافتِ مدام بھی ہمیں ملے
خدا کرے اطاعتِ امام ہم بھی کرسکیں
خدا کرے یہ معرفت کا جام بھی ہمیں ملے
ہوں اُسکی بزمِ ناز کی جو صحبتیں نصیب میں
تو اُس کی رہ میں طاقتِ خرام بھی ہمیں ملے
وجاہتیں ہوں دہر کی ہمارے آگے سرنگوں
تو خادمانِ دین کا مقام بھی ہمیں ملے
خدا کرے جہاں کی ساری نعمتیں نصیب ہوں
خدا کرے کہ جنت مدام بھی ہمیں ملے

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
28/05/2001 – 03/06/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 28th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.131, First Part ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.273 ®
02.05 MTA Variety: Interview, Part 2 ®
Of Mirza Muzaffar Ahmad Sahib
02.40 Documentary: Morocco
Produced by MTA International
03.05 Urdu Class: Lesson No.175 ®
04.20 Learning Chinese: Lesson No.215 ®
Hosted by Usman Chou Sahib
04.50 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.38
Produced by MTA Pakistan
07.05 Dars Ul Quran: No.21 (1998) ®
08.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.273 ®
09.25 Urdu Class: Lesson No.175 ®
10.15 Speech: By Maulana Sultan Mahmoud Sahib
At Jalsa Youme Musleh Maud
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
Rec: 22.12.2000 With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
13.10 Rencontre Avec Les Francophones:
With French Speaking Guests
14.10 Bengali Service: Various Items
15.15 Homeopathy Class No.23 Rec.21.06.94
16.20 Children's Corner: Class No.131 Final Part
Rec:07.11.98
16.55 German Service: Begegnung mit Huzoor
Rec: 14.09.95
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.176 Rec.01.06.96
19.05 Documentary: Morocco ®
Produced by MTA International
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.274 Rec: 17.04.97
20.35 Turkish Programme: Various Items
Presenter Dr. Jalal Shams Sb.
21.05 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.05 Ruhani Khazaine: Quiz Programme
22.55 Homeopathy Class: Lesson No.23 ®

Tuesday 29th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.131 Final Part ®
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.274 ®
02.25 MTA Sports: Obstacle Race
Commentator: Nafees Ahmad Sahib
02.45 Urdu Class: Lesson No.176 ®
03.50 Speech: By Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib
Topic: Seerat un Nabi (saw)
04.55 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: Lesson No.131 Final Part ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.03.03.00
With Pushto Translation
08.10 Ruhani Khazaine: Quiz Prog. ®
Vol.3 of the book 'Azalah-e-Oham' ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.274 ®
10.10 Urdu Class: Lesson No.176 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.1
Presented by Naveed Marty Sahib
13.00 Bengali Mulaqat: With Huzoor
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjamatul Quran Class: No.186 Rec.25.03.97
16.05 Children's Corner: Guldasta No.37
16.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 ®
Hosted by Naveed Marty Sahib
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class No.177 Rec.02.06.96
18.45 Documentary: Safr Hum Nay Kiya
Sust, Khunjrab
19.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.275 Rec.22.04.97
20.20 MTA Norway: From the book 'Jesus in India'
Presenter: Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.50 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.50 Hamari Kaenat: No. 93
Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sahib
22.15 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.186 ®
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 ®

Wednesday 30th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Guldasta No.37 ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.275 ®
02.05 Bengali Mulaqat: ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.177 ®
03.35 Documentary: Handicraft Making
04.20 Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 ®
04.55 Tarjamatul Quran: Lesson No.186 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta No.37 ®
07.00 Swahili Programme: Muzaakharah
Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.50 Swahili Programme: Dars ul Hadith
08.10 Hamari Kaenat: Prog. No.93 ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.275 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.177 ®
10.20 Documentary: Handicraft Making ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Urdu Asbaaq: Prog. No.48
By Maulana Choudhry Hadi Ali Sb.
13.00 Atfal Mulaqat: With Huzoor
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjamatul Quran Class No.187 Rec: 26.03.97
16.20 Urdu Asbaaq: Prog. No.48 ®
16.40 Children's Corner: Hikayaate Shereen
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.178 Rec.07.06.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: No.276 Rec:30.04.97
20.30 MTA France: Various Items
21.00 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.45 Discussion: Prog. No.2
An introduction to book 'Faslul Khitaab',
Written by Hadhrat Khalifatul Masih I
22.15 Tarjamatul Quran: Lesson No.187 ®
23.35 Urdu Asbaq: Lesson No.48 ®

Thursday 31st May 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
00.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.276 ®
02.00 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
02.50 Urdu Class: Lesson No.178 ®
03.50 Discussion: Programme No.2 ®
04.20 Urdu Asbaaq: Prog. No.48 ®
04.45 Tarjamatul Quran: Lesson No.187 ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
06.50 Sindhi Prog.: The Message of Ahmadiyyat
Presenter: Masood Ahmad Chandieu Sahib
07.55 Tabarukaat: Speech by
Hadhrat Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb
Jalsa Salana Rabwah 1964
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.276 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.178 ®
11.05 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Speech: By Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib
Topic: Seerat Sahaba Rasool (saw)
13.15 Q/A Session: With Huzoor and Urdu Speakers
Rec: 25.02.96
14.00 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor
Rec.30.06.95
15.05 Homeopathy Class No.24 Rec:11.07.94
16.30 Children's Corner: Guldasta ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.179
Rec.08.06.96
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.277
Rec: 24.04.97
20.55 MTA Lifestyle: Al Maidah
How to prepare Bahari Kebab.
21.20 Quiz History of Ahmadiyyat No.87
Host: Faheem Ahmad Khadim Sahib
22.00 Homeopathy Class: Lesson No.24 ®
Rec: 11.07.94
23.25 Speech: By Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib ®

Friday 1st June 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Guldasta ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.277 ®
02.55 Urdu Class: Lesson No.179 ®
03.50 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.10 Speech: By Hafiz Muzaffar Sahib ®
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.24 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta ®
07.10 Quiz; History of Ahmadiyyat No.87 ®
07.50 Saraiky Programme: F/S Rec.08.09.00
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.277 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.179 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.25 Bengali Service: Various Items
11.50 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: From London
13.0 Dars Malfoozat, News
14.00 Documentary: A visit to Beahreen
14.25 Majlis e Irfan: With Huzoor
15.25 Friday Sermon: ®
16.25 Children's Corner: Class No.50, Part 1
Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.180
Rec.09.06.96
19.25 Liqa Ma'al Arab: SessionNo.278
Rec.29.04.97
20.25 Speech: By Mau. Sultan M. Anwar Sb.
The Prophecy of Hadhrat Musleh Maud (RA)
20.55 Documentary: A visit to Beahreen ®
21.20 Friday Sermon: ®
22.20 Various Items
22.50 Majlis Irfan: ®

Saturday 2nd June 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.50, Part 1
Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10 Friday Sermon: ®
02.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.278 ®
03.25 Urdu Class: Lesson No.180 ®
04.10 Computer for Everyone: Part 101
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.55 Majlis e Irfan: ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Class: No.50 Part 1 ®
Produced By MTA Canada
07.40 MTA Mauritius: Various Programmes
08.25 Documentary: A Visit to Malum Jaba
Produced by MTA Pakistan
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.278 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.180 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Computers for Everyone: Part No.101 ®
13.10 German Mulaqat: With Huzoor
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Anwar ul Aloom ®
15.55 Children's Class: With Huzoor
Rec.02.06.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.181
Rec.14.06.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.279
Rec:30.04.97
20.35 Arabic Programme: A few extracts
from Tafseer ul Kabeer – No.18
21.15 Children's Class: Rec.02.06.01 ®
22.10 Waqfeen-e-Nau Programme: No.6
22.45 German Mulaqat: ®

Sunday 3rd June 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Quiz Khutabat-e-Iman
00.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.279 ®
02.00 Canadian Horizon: Children's Class No.74
Hosted by Naseem Mehdi Sb.
03.00 Urdu Class: Lesson No.181 ®
04.00 Seeratun Nabi (saw): Prog. No.37
05.00 Children's Class: Rec.02.06.01 ®
06.00 Tilawat, News
07.20 German Mulaqat: ®
08.20 Chinese Programme: Book reading
Read by: Usman Chou Sahib
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.279 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.181 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.216
With Usman Chou Sahib
13.15 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
Rec: 27.05.01
14.10 Bengali Service: Various Programmes
15.10 Friday Sermon: From London ®
16.25 Children's Class: No.132 - First Part
Rec.12.12.98
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.182
Rec. 15.06.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.280
Rec: 06.05.97
20.40 Interview Of Mirza Muzaffar Ahmad Sb
21.30 Dars ul Quran No.22
Rec: 25.01.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian / Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, May 25, 2001 Issue No. 21

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

قیامِ "خلافت" کے لئے مسلمانانِ پاکستان کو دعوت

ایک سیاسی تنظیم "حزب التحریر پاکستان" ان دنوں قیام "خلافت" کے لئے مسلمانان پاکستان کو دعوت عام دینے میں سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلہ میں اس کی طرف سے نومبر ۲۰۰۰ء میں رسالہ "خلافت" پورے ملک میں پھیلایا گیا ہے جو کتابی سائز کے ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی طباعت و اشاعت "الخلافہ پبلی کیشنز" پی او بکس ۱۹۲۴ لاہور پاکستان کی مرہون منت ہے۔ رسالہ دراصل ایک عربی تالیف کا اردو ترجمہ ہے۔ رسالہ میں اگرچہ نظام خلافت کی بنیادی آیت، آیتِ استخلاف (النور :۵۶) کا اشارہ تک نہیں ہے تاہم احادیث النبیؐ سے خلافت کی ضرورت، افادیت اور فرضیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس ضمن میں خاص طور پر آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مبارک درج کیا گیا ہے کہ:

"تلزم جماعة المُسلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، قَالَ فَاعتَزِل تِلْكَ الْفِرق كُلّها ولو ان تعض بِاَصل شَجَرَة حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوت وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ". (بخاری بروایت حذیفہ بن یمان)

(ترجمہ): فرمایا "مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام (خلیفہ) کے ساتھ چمٹے رہو"۔ مَیں نے عرض کیا "اگر ان کی جماعت اور امام (خلیفہ) نہ ہو؟" تو آپؐ نے فرمایا "ان تمام فرقوں سے جُدا رہنا اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھے موت آجائے"۔ (خلافت صفحہ ۹۔۱۰)

رسالہ کے صفحہ ۱۲ میں نہایت دوٹوک الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ خلیفہ کے قیام کے لئے مسلمانوں کو دوراتوں کی مہلت دی گئی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوراتوں سے زائد اس حالت میں گزارے جبکہ اس کی گردن پر کسی (خلیفہ) کی بیعت نہ ہو"۔

صفحہ ۱۶ پر "قیام خلافت" کی فرضیت پر زور دیتے ہوئے اس روحانی نظام کا (جو صرف نبی کی آمد کے بعد ہی معرض وجود میں آسکتا ہے) ایک ایسا مضحکہ خیز اور خلافِ اسلام تصور پیش کیا گیا ہے جس کا قرآن وسنت سے دُور کا بھی تعلق نہیں اور سراسر اس سیاسی تنظیم کے سیاسی دماغوں کی ایجاد واختراع ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"جب کوئی خلیفہ سرے سے موجود ہی نہ ہو تو شرعی احکامات کے نفاذ اور دنیا بھر میں اسلامی دعوت کو پھیلانے کے لئے مسلمانوں پر خلیفہ کا قیام فرض ہو جاتا ہے جیساکہ ۱۳۴۳ھ بمطابق ۱۹۲۴ء میں استنبول (ترکی) میں خلافتِ اسلامیہ کے انہدام سے لے کر آج تک بھی ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء تک یہ فرض ادا نہیں ہوا۔ موجودہ صورت حال میں عالم اسلام کا ہر ملک اس قابل ہے کہ اس میں کسی خلیفہ کی بیعت کی جائے اور وہاں خلافت قائم کی جائے۔ جب ان ملکوں میں سے کسی ملک کے افراد کسی شخص کی بیعت کریں اور اس کی خلافت قائم ہو جائے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی "بیعت اطاعت" کریں یعنی اس کی قیادت کو تسلیم کرنے کی بیعت کریں اور یہ اُس وقت ہوگا جب اس ملک کے لوگوں کی بیعت سے اس کی خلافت قائم ہو چکی ہو خواہ وہ علاقہ مصر، ترکی اور انڈونیشیا کی طرح بڑا ہو یا البانیہ، اردن اور لبنان کی طرح چھوٹا ہو"۔

مزید لکھا ہے:

"........... صرف اسی ملک کے مسلمانوں کی بیعت کرنے سے خلافت قائم ہو جائے گی اگرچہ وہاں کے اکثر اہل حل وعقد ملت اسلامیہ کی اکثریت کی نمائندگی نہ بھی کرتے ہوں"۔

(خلافت صفحہ ۱۶۔۱۷)

"حزب التحریر پاکستان" نے اس رسالہ کے بعد یکم رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ کو اس نوع کی خلافت کا پراپیگنڈا کرنے کی غرض سے ایک ہینڈ بل بھی شائع کیا ہے جس میں مسلمانان پاکستان پر واضح کیا گیا ہے کہ:

"علماء جن پر فرض ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کا علمبردار بنیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو ہمیشہ سربلند رکھنے کے لئے انبیاء کے وارث ہونے کا ثبوت دیں۔ افسوس ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کچھ تو فسادی حکمرانوں اور کفریہ نظام کے زیر سایہ زندگی گزارنے پر راضی ہو چکے ہیں جبکہ اکثر و بیشتر اس پر سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔...... اے مسلمانو! حزب التحریر ہی واحد جماعت ہے جو پوری امت مسلمہ کے لئے کام کر رہی ہے...... تاکہ وہ خلافت کا مرکز کسی موزوں ترین مسلم ریاست یا کئی مسلم ریاستوں میں قائم کرے اور پھر اس کو پورے عالم اسلام میں پھیلادے...... ہم پاکستان کے مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس علاقے اور دوسرے مسلم علاقوں کو کفر کی حکمرانی سے نجات دلانے اور اسلام کو زندگی میں واپس لانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ ہم پاکستان کے مسلمانوں کو یہ بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ پوری امت مسلمہ میں موجود حزب التحریر کا ساتھ دیں...... تاکہ حزب التحریر اسلامی خلافت کے قیام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں امت مسلمہ کی رہنمائی کر سکے"۔

اس "خلافت ساز کمپنی" کا ہینڈ بل سورۃ انفال کی آیت ۲۴ کے درج ذیل ترجمہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے:۔

"اے ایمان والو! اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پکار پر لبیک کہو جب وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جس میں تمہارے لئے زندگی ہے"۔

بہت باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے

☆......☆......☆......☆

خلافت احمدیہ اور تراجم قرآن کی اشاعت کا عدیم المثال کارنامہ

قرآن مجید کی آیت سورۃ استخلاف (النور:۵۶) میں خدائے ذوالعرش نے وعدہ فرمایا کہ وہ مومنین کی جماعت میں خلافت کا نظام خود قائم اور جاری وساری فرمائے گا اور اس کے ذریعہ دین کو تمکنت حاصل ہوگی۔ اس زمانہ میں دنیا بھر کی جماعتوں میں نظام خلافت کی برکات وانوار صرف جماعت احمدیہ ہی کو حاصل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمکنت دین کا ہر پہلو خلافت احمدیہ کے ذریعہ عالمی رنگ میں اجاگر ہو رہا ہے۔ خصوصاً دنیا بھر میں "کلام اللہ" کے مختلف عالمی زبانوں میں تراجم کا اعزاز تو ایسا اعجازی نشان اور ایسی منفرد شان کا حامل ہے کہ ملاّ چنیوٹی جیسے معاند احمدیت آج اس کا کھلے لفظوں میں اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ رسالہ "وجود" کراچی نے ۲۸/نومبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں صفحہ ۳۱ پر اس شخص کا یہ بیان شائع کیا ہے کہ:

"ہر قادیانی اپنی آمد کا دسواں حصہ اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے قادیانی جماعت کو دیتا ہے۔ ہزاروں افراد اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کے لئے وصیت کر چکے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے لوگ ہیں جیسے شیزان کمپنی والا وہ کٹر قادیانی تھا۔ (احمدیت کے فدائی اور قرآن کے شیدائی حضرت چوہدری شاہنواز خان صاحب مرحوم کی طرف اشارہ ہے۔ ناقل) اس کا دسواں حصہ تقریباً ڈھائی ڈھائی تین تین کروڑ سالانہ قادیانی جماعت کو ملتا تھا۔ روسی زبان میں قادیانی جماعت نے قرآن کریم کا ترجمہ کرا کر پورے روس میں تقسیم کیا ہے۔ اس کا تمام خرچہ شیزان کمپنی نے برداشت کیا ہے۔ کم از کم سو زبانوں میں قادیانیوں نے تراجم شائع کرائے ہیں جو پوری دنیا میں تقسیم کئے جاتے ہیں ...... مَیں ابھی کویت گیا تھا وہاں کی وزارت مذہبی امور ...... نے مجھے بتایا کہ ہم روس کی آزاد ریاستوں میں گئے ہیں جہاں بھی گئے روسی زبان میں قادیانی جماعت کا ترجمہ ملا...... ان کے وسائل بے پناہ ہیں۔ ۵ لاکھ روپے فی گھنٹہ کے حساب سے قادیانی جماعت نے ٹی وی چینل لیا ہوا ہے۔ چوبیس گھنٹے ٹی وی چلتا ہے۔ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔ ہماری اسلامی حکومتوں کی توجہ بھی اس طرف نہیں"۔

حضرت مصلح موعودؓ سیدنا محمود فرماتے ہیں:۔

کب پیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت
ہے دین کی کیا حالت یہ اُس کی بلا جانے
سرمستی سے خالی ہے، دل عشق سے عاری ہے
بیکار گئے اُن کے سب ساغر و پیمانے
ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو مَیں کردوں انجام خدا جانے

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ! انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔